صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس اسمبلی چیمبر پشاور میں بروز منگل مورخہ 20 اپریل 2021ء بمطابق 07 رمضان المبارک 1442 ہجری دوپہر دو بجکر بیس منٹ پر منعقد ہوا۔

جناب سپیکر، مشتاق احمد غنی مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اس کا ترجمہ

اَعُوذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ۔ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔

شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِيْٓ اُنْزِلَ فِيْهِ الْقُرْاٰنُ هُدًى لِّلنَّاسِ وَ بَيِّنٰتٍ مِّنَ الْهُدٰى وَالْفُرْقَانِ ۚ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ ۭ وَمَنْ كَانَ مَرِيْضًا اَوْ عَلٰي سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِّنْ اَيَّامٍ اُخَرَ ۭ يُرِيْدُ اللّٰهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلَا يُرِيْدُ بِكُمُ الْعُسْرَ ۡ وَلِتُكْمِلُوا الْعِدَّةَ وَلِتُكَبِّرُوا اللّٰهَ عَلٰي مَا هَدٰىكُمْ وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○ وَاِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّىْ فَاِنِّىْ قَرِيْبٌ ۭ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ ۙ فَلْيَسْتَجِيْبُوْا لِيْ وَلْيُؤْمِنُوْا بِيْ لَعَلَّهُمْ يَرْشُدُوْنَ۔

(ترجمہ): رمضان وہ مہینہ ہے، جس میں قرآن نازل کیا گیا جو انسانوں کے لئے سراسر ہدایت ہے اور ایسی واضح تعلیمات پر مشتمل ہے، جو راہ راست دکھانے والی اور حق و باطل کا فرق کھول کر رکھ دینے والی ہیں لہٰذا اب سے جو شخص اس مہینے کو پائے، اُس کو لازم ہے کہ اِس پورے مہینے کے روزے رکھے اور جو کوئی مریض ہو یا سفر پر ہو، تو وہ دوسرے دنوں میں روزوں کی تعداد پوری کرے اللہ تمہارے ساتھ نرمی کرنا چاہتا ہے، سختی کرنا نہیں چاہتا اس لئے یہ طریقہ تمہیں بتایا جا رہا ہے تاکہ تم روزوں کی تعداد پوری کر سکو اور جس ہدایت سے اللہ نے تمہیں سرفراز کیا ہے، اُس پر اللہ کی کبریائی کا اظہار و اعتراف کرو اور شکر گزار بنو۔ اور اے نبیؐ، میرے بندے اگر تم سے میرے متعلق پوچھیں، تو اُنہیں بتا دو کہ میں ان سے قریب ہی ہوں پکارنے والا جب مجھے پکارتا ہے، میں اُس کی پکار سنتا اور جواب دیتا ہوں لہٰذا انہیں چاہیئے کہ میری دعوت پر لبیک کہیں اور مجھ پر ایمان لائیں یہ بات تم اُنہیں سنا دو، شاید کہ وہ راہ راست پالیں۔ و آخِرُ الدَعْوَانا أَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۔

نشانزدہ سوالات اوران کے جوابات

جناب سپیکر: جزاک اللہ۔ 'کوئسچنز آور'۔جناب عنایت اللہ خان صاحب، کوئسچن نمبر 10249۔

* 10249 _ جناب عنایت اللہ: کیاوزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) فی الوقت صوبے میں کل کتنے مردانہ وزنانہ ڈگری کالجز قائم ہیں اور کتنے نئے کالجز بنائے جارہے ہیں،اس کی تحصیل وار تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) نیز صوبے میں کونسی ایسی تحصیلیں ہیں جہاں پر زنانہ ڈگری کالج بنانے کی ضرورت ہے،اس کی بھی تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان(وزیراعلیٰ) جواب معاون خصوصی وزیراعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم نے پڑھا: (الف) اس ضمن میں عرض ہے کہ محکمہ ہذاکے زیرانتظام فی الوقت صوبے میں بمعہ ضم شدہ اضلاع 263 کالجز قائم ہیں جن میں 143 مردانہ اور 116 زنانہ کالجز ہیں۔مزید یہ کہ اے ڈی پی 20-2019 میں کل 52 کالجز (26 مردانہ +26 زنانہ) کا قیام شامل ہے جوکہ زیر تعمیر ہیں۔(تفصیل کی کاپی لف ہے)۔

(ب) مزید براں یہ کہ جن جن تحصیلوں میں زنانہ ڈگری کالج بنانے کی ضرورت ہے وہ پہلے سے اے ڈی پی 20-2019 میں شامل ہیں۔

جناب عنایت اللہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب، میں نے سوال یہ کیاہے کہ صوبے میں کل کتنے مردانہ اور زنانہ ڈگری کالجز ہیں اور کتنے نئے کالجز بنائے جارہے ہیں،اس کی تفصیل فراہم کی جائے۔اس ضمن میں جواب دیاگیاہے کہ 263 ضم شدہ اضلاع سمیت کالجز کی تعداد ہے اور 143 مردانہ ہیں اور 116 زنانہ ہیں اور 20-2019 میں 52 ڈگری کالجز جو ہیں وہ زیر تعمیر ہیں، پھر اگلا سوال جو میں نے کیاہے کہ کونسی تحصلیں ایسی ہیں کہ جن کے اندر زنانہ ڈگری کالجز نہیں ہیں، تو جناب سپیکر صاحب اس کا جواب دیاگیاہے وہ ٹھیک نہیں ہے، اس کا جواب انہوں نے یہ دیاہے، نہ انہوں نے وہ تفصیل دی ہے ان کالجوں کی، ان تحصیلوں کی تفصیل مجھے نہیں دی گئی ہے صوبے کے اندر کہ کن تحصیلوں کے اندر زنانہ ڈگری کالجز نہیں ہیں، تمام ڈگری کالجز کی تفصیل تو دی گئی ہے لیکن ان تحصیلوں کا Specifically ذکر نہیں کیاگیاکہ جن کے اندر زنانہ ڈگری کالجز نہیں ہیں۔جب ہم سوال ڈیزائن کرتے ہیں جناب سپیکر صاحب، تو اس سوال سے ہم ایک نتیجہ اخذ کرنا چاہتے ہیں، میرا بنیادی مطلب یہ تھا کہ اگر اسمبلی فلور پہ وہ تحصیلیں ہائی لائٹ ہو جائیں کہ جہاں زنانہ ڈگری کالجز نہیں ہیں تو پھر آگے ہر ایک ممبر دیکھے گا کہ کس کس کے حلقے کے اندر

نہیں ہے اور کہاں موجود ہیں اور اس طریقے سے آگے جب پلاننگ ہوگی تو انہی تحصیلوں کے اندر پھر پلان کیا جائے گا۔ مثلاً انہوں نے لکھا ہے کہ 20-2019 کے اندر اے ڈی پی کے اندر کالجز شامل ہیں اور اس میں باقی تمام کے اندر زنانہ ڈگری کالجز بنیں گے، تو یہ غلط جواب انہوں نے دیا ہے، میں صرف اپر دیر کی آپ کو مثال دے رہا ہوں کہ تین تحصیلوں کے اندر زنانہ ڈگری کالجز نہیں ہیں اور باقی دو تحصیلوں کے اندر انڈر کنسٹرکشن ہیں، تو تین تحصیلوں کے اندر کوئی پلان آپ کا نہیں ہے۔ مجھے پتہ ہے کہ آپ کی اس اے ڈی پی سکیم کے اندر اس کا کوئی وہ نہیں ہے۔ تو اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ کامران خان Young ہیں، Energetic ہے، Educated ہے، میں سمجھتا ہوں کہ وہ کام کر سکتے ہیں، وہ اس پہ تھوڑا اپنی گورنمنٹ سے پوچھیں کہ آپ کیوں غلط جواب دے رہے ہیں۔ ہم ایک چیز مانگ رہے ہیں اور آپ اس Format کا ہمیں جواب نہیں دے رہے ہیں تو پھر ہمارا جو سوال و جواب کا سلسلہ ہے یہ Productive نہیں ہوگا۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی سردار یوسف صاحب! سپلیمنٹری۔

<u>سردار محمد یوسف زمان:</u> سپلیمنٹری سر۔ شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ بڑا اہم سوال ہے اور جس طرح عنایت اللہ صاحب نے پوچھا کہ وہ کون کونسی تحصیلیں، تو اس سے ظاہر یہ ہو جاتا کہ کتنی تحصیلیں رہتی ہیں جہاں پر زنانہ ڈگری کالج نہیں ہے۔ میں منسٹر صاحب کے نوٹس میں یہ لانا چاہتا ہوں کہ زنانہ کا سوال پوچھا ہے، میری جو تحصیل ہے، میرا حلقہ ہے تحصیل بفہ، پکھل، اس میں تو مردانہ ڈگری کالج بھی نہیں ہے، نہ زنانہ ہے نہ مردانہ اور میں نے یہاں پر فلور آف دی ہاؤس یہ ریکویسٹ کی تھی اور چیف منسٹر صاحب نے یہاں پر یہ بات کی تھی کہ ان شاء اللہ آپ کے حلقے میں کالج کی منظوری دیں گے لیکن ابھی تک کوئی پتہ نہیں، جس طرح اے ڈی پی میں کوئی Reflection نہیں ہے کوئی پتہ نہیں ہے، تو یہ ہو سکے کوئی یقین دہانی کرا سکیں گے کہ تحصیل بفہ میں کوئی ڈگری کالج، مردانہ زنانہ حکومت کے پروگرام میں ہے وہ دیں گے یا نہیں، جس طرح کے وزیر اعلیٰ صاحب نے کہا تھا۔ شکریہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی کامران بنگش صاحب۔

<u>جناب کامران خان بنگش (معاون خصوصی وزیر اعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم):</u> تھینک یو مسٹر سپیکر۔ میں شکریہ ادا کرتا ہوں عنایت اللہ صاحب کا اور سردار یوسف صاحب کا۔ سر، فلور آف دی ہاؤس پہ With utter honesty میں یہ بات کہتا ہوں کہ دو تین چیزیں جو ہیں ہمیں مدنظر رکھنی ہیں۔ ایک تو Over

Health باقی ،the period Colleges, Universities, Schools, BHUs
facilitiesکوئی بھیTechnical and Vocational Centersہوں، یہUsuallyیہ ہوا ہے
کہ حلقے کے بنیاد پر ہوا ہے، کوئی سٹینڈرڈ نہیں رہا اس چیز کا کہ اس کی کوئی بھیFacilityیا یوٹیلیٹی بنانے کے
لئے، پہلے سےFeasibilityہو کہ آیا وہاں ضرورت ہے کہ نہیں، اب یہ جو کوسچن عنایت اللہ صاحب
نے کیا ہے یا سردار یوسف صاحب جو کہہ رہے ہیں سر، تحصیلوں کی تعداد مجھ سے پہلے شہرام خان ترکئی
صاحب لوکل گورنمنٹ ڈیپارٹمنٹ کو دیکھتے تھے، میں پھر آیا، تحصیلوں کی تعداد بھی بہت زیادہ بڑھ رہی
ہے، ہم نے اس کے اوپر بھی بات کی تھی، لوکل گورنمنٹ ایکٹ میں بھی ہم نے کیبنیٹ میں بھی اس
کے اوپر بات کی کہ تحصیلوں کی بھیRationalizationضروری ہے تو ہمیں ایکSet criteriaکے
تحت جہاں پہPublic utilitiesکی ضرورت ہو، وہاں پہ بنانی چاہیئے۔ اب سردار یوسف کے ساتھ جو
سی ایم صاحب نے بات کی تھی یا عنایت اللہ صاحب یا باقی سب اس ہاؤس کے ممبرز کی جوConcerns
ہیں، اس کو ہم نے ایڈریس کرنے کے لئے اس دفعہ سپیکر صاحب، پندرہ کالجز کی ہم نے یہ کہا کہ Third
party validationہم کریں اس کی کہ آیا ضرورت ہے یہاں پہ یا نہیں ہے، ہم اگر تحصیل وائز کریں یا
حلقہ وائز کریں یاEvenکل کو یہ بھی کوسچن ہو سکتا ہے کہ کونسی یونین کونسل میں کالج ہے اور کونسی میں
نہیں ہے یا کونسی یونین کونسل میں سکول ہے یا نہیں ہے، اس میں وہDisparityختم کرنے کے لئے ہم
نےThird party consultantکاHireکیا، ایک تو 2019 اور 20 میں کچھ کالجز بن جائیں گے،
2019 اور 20 کا جو اے ڈی پی ہے لیکن اس دفعہ اس سال یعنی 21-20 کے اے ڈی پی میں جو پندرہ کالجز
بننے جا رہے ہیں، ان کے لئے ہم نےConsultant hireکئے جوFeasibilityدیکھے گی، جس میں
سردار یوسف کے حلقے میں ایک ضرورت ہے جو وہ کہہ رہے ہیں وہ بھی دیکھے گی، کنسلٹنٹ فرم وہ دیکھے گی
کہ آیا یہاں پر ضرورت ہے یا نہیں ہے یا جو عنایت اللہ صاحب کی جہاں تک بات ہے کہ جو انہوں نے پوچھا
ہے کہ تحصیل وائز، تو یہ میں فلور آف دی ہاؤس پر یہ کہہ رہا ہوں ان شاء اللہ، ڈیپارٹمنٹ کے
Representativesبھی یہاں پہ بیٹھے ہوئے ہیں کہ ہم تحصیل وائز بتا دیں گے کہ کونسے تحصیل میں
کالجز ہیں یا نہیں ہے، اگر اس سوال میں کوئی کوتاہی ہے تو وہ بھی ہمCorrectکر کے عنایت اللہ صاحب کو
دے دیں گے۔ تھینک یو سر۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی عنایت صاحب۔

جناب عنایت اللہ: بس ان سے صرف یہ گزارش کرتا ہوں کہ یہ جو Third party کے ذریعے Evaluation کررہے ہیں، آڈٹ کررہے ہیں کہ کونسی جگہ جو ہے وہ زیادہ Feasible ہے۔ تو میں ان کو یہ ریکویسٹ کررہاہوں کہ لرجم کے نام سے ایک تحصیل ہے، اس پہ میں وزیراعلیٰ صاحب کو لیٹر بھی By name لکھ چکا ہوں، پچھلے سال بھی لکھ چکا ہوں، اس سال بھی لکھ چکا ہوں، اے ڈی پی کے اندر متعلقہ محکمے میں بھی یہ سکیم دے دی ہے، تحصیل لرجم کے اندر زنانہ ڈگری کالج جو ہے، منسٹر صاحب نوٹ کرلیں، اس میں وہ شامل کرلیں، اس کی Feasibility دیکھ لیں، اگر اس کے اندر Feasibility نہیں ہے تو آپ مت بنائیں لیکن وہاں ہائیر سیکنڈری سکول موجود ہے وہ فنکشنل نہیں ہے لڑکیوں کا، تو وہاں ڈگری کالج کی ضرورت ہے، اس سٹڈی کے اندر اس کو شامل کریں۔

جناب لائق محمد خان: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: لائق محمد خان صاحب۔

جناب لائق محمد خان: جناب سپیکر صاحب، جس طرح کہ منسٹر صاحب نے فرمایا یہ اچھی بات ہے کہ منسٹر صاحب بڑی تیاری کرکے آتا ہے، ہاؤس کے لئے یہ بڑی اچھی ایک دلیل ہے۔ گزارش یہ ہے کہ تحصیل والی بات تو انہوں نے کردی، جناب منسٹر صاحب میرا ضلع جو ہے تورغر پورے ضلع میں کالج نہیں ہے۔ تو مہربانی کرکے اس کی تھوڑی سی وضاحت کردیں کہ آیا مجھے اپنے اس ضلع میں کالج ملے گا کہ نہیں ملے گا۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

معاون خصوصی وزیراعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم: سر، یہاں پہ بھی میں اب دوبارہ سے وہی بات کروں گا کہ ضلع تورغر جو ہے وہ اتنا ٹائم نہیں ہوا ضلع بنے ہوئے، اگر میں غلط نہیں ہوں تو یقیناً جو Feasibility ہو گی اس میں ہم دیکھیں گے کہ وہاں پہ کونسی جگہ پر گرلز ڈگری کالج کی ضرورت ہے کونسی جگہ پر بوائے ڈگری کالج کی ضرورت ہے، یہ ایشورنس ہے کہ جہاں پر ضرورت ہو گی صرف Need basis پہ بنیں گے، کوئی Political influence کی وجہ سے یا کوئی بھی کسی کی اپنی ذاتی خواہش اور پسند اور ناپسند کی وجہ سے نہیں بنیں گے کالجز، جہاں پر ضرورت ہو گی یہ بنیں گے ان شاء اللہ۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: کوسچن نمبر 10314، نگہت اورکزئی صاحبہ۔

* 10314 _ محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: کیا وزیر خوراک ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ موجودہ حکومت نے ضلع کرم (سابقہ فاٹا) محکمہ خوراک کے شعبے کے لئے ترقیاتی فنڈز مختص کئے گئے ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ محکمہ کے لئے کل کتنا فنڈ مختص کیا گیا ہے، کتنا فنڈ ریلیز کیا گیا ہے، نیز کتنا فنڈ تاحال خرچ کیا گیا ہے، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ) جواب مشیر وزیر اعلیٰ برائے خوراک نے پڑھا: (الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ سالانہ ترقیاتی پروگرام (21-2020) میں تمام سات ضم شدہ اضلاع بشمول کرم کے لئے مندرجہ ذیل دو بڑے منصوبے شامل کئے گئے ہیں:

(1) ضم شدہ اضلاع میں گندم کی ذخیرہ اندوزی کے لئے اراضی کے حصول کا منصوبہ۔

(2) ضم شدہ اضلاع میں گندم کی ذخیرہ اندوزی کے لئے گوداموں کی تعمیر کا منصوبہ۔

(ب) پہلے منصوبے کے لئے مختص شدہ رقم 250 ملین جواب بڑھ کر 469.500 ملین ہو گیا ہے جبکہ دوسرے منصوبے کے لئے مختص شدہ رقم 1000 ملین جواب بڑھ کر 2321.850 ملین ہو گیا ہے۔ دونوں منصوبے منظور ہو چکے ہیں جبکہ اراضی کے لئے متعلقہ ضلعی انتظامی / ڈپٹی کمشنران کو خطوط ارسال کئے جا چکے ہیں۔ لہذا کسی بھی قبائلی ضلع کے لئے فنڈ کا حتمی تعین نہیں کیا گیا ہے، نہ ہی ابھی تک کوئی فنڈ خرچ ہوا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، یہ فوڈ کے متعلق ہے اور اس کا جواب جو مجھے ملا ہے، وہ یہ ہے کہ انہوں نے کہا ہے کہ تمام ضم شدہ اضلاع بشمول کرک جو ہے تو اس میں سالانہ ترقیاتی پروگرام 21-2020 جو ہے تو وہ اس میں کرم بھی شامل ہے۔ اچھا ذخیرہ اندوزی کے لئے انہوں نے کہا ہے کہ ہمارے پاس دو پلان ہیں، ضم شدہ اضلاع میں گندم کی ذخیرہ اندوزی کے لئے اراضی کے حصول کا منصوبہ اور گندم کی ذخیرہ اندازی کے لئے گوداموں کی تعمیر کا منصوبہ، پھر انہوں نے مجھے جو میرا دوسرا پورشن تھا سوال کا، اس میں انہوں نے مجھے کہا ہے کہ 250 ملین جو کہ اب بڑھ کر 469.500 ملین ہو گئے ہیں اور یہ رقم جو ہے تو، اور دوسرا جو ہے انہوں نے یہ کہا ہے، جبکہ دوسرے منصوبے کے مختص شدہ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: لودھی صاحب! یہ آپ کا، نہیں آپ کا نہیں کسی اور۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: Hundred million جواب بڑھ کر 2321.850 ملین ہو گئے ہیں، دونوں منصوبے منظور ہو چکے ہیں جبکہ حصول اراضی کے لئے متعلقہ ضلع انتظامی / ڈپٹی کمشنران کو خطوط ارسال کر دیئے ہیں۔ سر، میرا سوال یہ ہے کہ اتنا زیادہ پیسہ جو ہے تو وہ ریلیز ہو چکا ہے لیکن ریلیز ہونے کے باوجود ابھی تک اراضی میں کیا مشکلات ایسی پیش آ رہی ہیں کہ یہ پیسہ نہ خرچ ہو رہا ہے اور نہ ہی جو ہے تو یہ پیسہ جو ہے، اراضی جو ہے تو وہ خریدی جا چکی ہے۔ مطلب سنگل گودام یا سنگل اراضی بھی مجھے یہاں پر Reflect ہوتی نظر نہیں آ رہی ہے کہ جس میں پتہ چلے کہ کوئی گودام کے لئے یا جو آپ نے دوسرا وہ دیا ہے، تو اس کے لئے جو ہے تو اراضی جو ہے تو وہ خریدی جا چکی ہے، تو ڈپٹی کمشنران صاحبان یا دوسرے لوگ کیا کر رہے ہیں کہ جن کو آپ نے خطوط بھی ارسال کر دیئے ہیں لیکن ابھی تک وہ بے بس ہیں کہ وہ اراضی کا حصول ہو سکے۔

جناب سپیکر: منسٹر فار فوڈ۔

جناب خلیق الرحمان (مشیر وزیر اعلیٰ برائے خوراک): جناب سپیکر، اس میں جو پہلا ان کا سوال تھا جس کا ہم نے جواب دیا ہے کہ اراضی کے حصول کا منصوبہ، اس میں ایسا ہے کہ ہم نے پہلے جو سٹارٹ میں یہ پلان کیا گیا تھا تو 250 ملین روپے جو ہے رکھے گئے تھے چونکہ پیسے کم تھے اور ہمیں اندازہ ہو گیا تھا کہ After merger جو ہے ان پیسوں سے زمینیں نہیں خریدی جا سکتیں، تو اس میں ہم نے اس کے لئے جو اماؤنٹ ہے اسی سال بڑھائی ہے چونکہ آپ کو بھی پتہ ہے کہ After merger جو ہے لینڈ کے بہت زیادہ ایشوز ہیں ادھر جو Merged areas ہیں اس میں، اس کی وجہ سے کافی مشکلات آ رہی ہیں، ڈی سیز کو اور ہمارے ڈیپارٹمنٹ کو وہاں پہ زمین کی حصول کے لئے، ہم نے اب تک کرم اور باجوڑ میں جو ہے ہم نے سیکشن فور لگا دیا ہے اور باقی بھی ان شاء اللہ امید یہ ہے اس سال کے آخر تک ہم یہ مسئلہ حل کر لیں گے۔ تو میرا جو اندازہ ہے چونکہ یہ صرف ہمارے ڈیپارٹمنٹ کا مسئلہ نہیں ہے، یہ Overall جو ہے تمام ڈیپارٹمنٹ کے لئے مسئلہ آ رہا ہے اور اس پہ جو ہے، کام ہو رہا ہے ان شاء اللہ امید یہ ہے کہ بہت جلد حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر، میں آپ کے توسط سے وزیر صاحب کو یہ ریکویسٹ کرنا چاہوں گی کہ جلد از جلد وہاں کے جو بڑے ہیں ان کے ساتھ بیٹھ کے ڈی سیز صاحبان یا جو بھی وہاں پہ کام

کر رہے ہیں اور جن کا یہ کام ہے، تو وہ جلد از جلد زمین کے حصول کے لئے اراضی کے حصول کے لئے، یعنی کوئی منصوبہ بنائیں تاکہ یہ جلد از جلد وہاں پر بنے کیونکہ پیسے جو ہیں تو وہ ریلیز ہو چکے ہیں لیکن پتہ نہیں لگتا ہے کہ پیسے کہاں، کس کے اکاؤنٹ میں پڑے ہوتے ہیں اور کیا ہوتا ہے بہر حال تھینک یو ویری مچ۔ تھینک یو ویری مچ، حالانکہ میں اس کو اسمبلی میں چاہتی تھی کہ یہ چلا جائے کمیٹی کو تاکہ وہاں پر یہ Trashout ہو جائے کہ اس میں پرابلم کیا ہے تاکہ ہم اس کو Solve کر سکیں۔

جناب سپیکر: چلیں آپ کی بہت مہربانی، تھینک یو۔ کوسچن نمبر 10689، میر کلام صاحب۔ Not around، میر کلام صاحب نہیں ہیں۔ کوسچن نمبر 10443، شگفتہ ملک صاحبہ۔ جی شگفتہ ملک صاحبہ۔

* 10443 _ محترمہ شگفتہ ملک: کیا وزیر برائے اعلیٰ تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ اسلامیہ کالج یونیورسٹی The Khyber Pakhtunkhwa Universities (Amendment) Act, 2016 کے دائرہ اختیار میں آتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) کیا موجودہ وائس چانسلر کی کوالیفکیشن اور بھرتی کا طریقہ کار مندرجہ بالا Act کے مطابق ہے؛

(ii) اسلامیہ کالج یونیورسٹی کے موجودہ وائس چانسلر کے مکمل کوائف بمعہ ڈویژن، تعیناتی و تعلیمی قابلیت کے دستاویزات فراہم کی جائیں؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی ہاں یہ درست ہے۔

(ب) (i) جی ہاں سابقہ وائس چانسلر کی کوالیفکیشن اور بھرتی کا طریقہ کار The Khyber Pakhtunkhwa Universities (Amendment) Act, 2016 کے مطابق ہے۔

(ii) اسلامیہ کالج یونیورسٹی کے سابقہ وائس چانسلر کے مکمل کوائف بمعہ ڈویژن تعیناتی اور تعلیمی قابلیت کی تفصیلی رپورٹ کی کاپی لف ہے۔

جناب سپیکر: Not around (ہنستے ہوئے) جی شگفتہ ملک صاحبہ!

محترمہ شگفتہ ملک: تھینک یو سپیکر صاحب، جو ڈیٹیل میں چاہ رہی تھی تو وہ مجھے جواب میں دی گئی ہے تفصیل سے تو میں مطمئن ہوں تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو، تھینک یو۔ کوسچن نمبر 10543، حمیرا خاتون صاحبہ! مطمئن ہیں؟

محترمہ حمیرا خاتون: شکریہ جناب سپیکر۔ نہیں جی نہیں۔

جناب سپیکر: (ہنستے ہوئے) اچھا۔

* 10543 _ Ms: Humaira Khatoon: Will the Minister for Energy & Power state that:

(a) What are names of the Project Directors and from when they are serving on these posts, also provide detail of salaries and other benefits;

(b) List of the Project Directors posts of different Hydropower Projects laying vacant;

(c). If the answer is affirmatives to both (a) and (b) then provide name of the Projects and from how long the same posts are laying vacant?

Mr. Mehmood Khan (Chief Minister): (a) List of Names of the Project Directors and their salary and other benefits detail can be seen at Annexure-I.

(b) There is no such post of list of the Project Directors of Hydropower Project which is laying vacant.

(c) Answer to (a) is affirmative and (b) is negative and detail is attached at annexure-I.

محترمہ حمیرا خاتون: یہ تو بڑا اس میں Contradiction ہے آپ دیکھیں نا اس کو، اس میں سپیکر صاحب، میں نے جو سوال کیا ہے اس کا جز (ب) آپ دیکھیں اس میں میں نے پوچھا ہے کہ پن بجلی کے قائم بعض منصوبوں کے پراجیکٹ ڈائریکٹرز کی آسامیاں تاحال خالی ہیں، جواب جو مجھے دیا گیا ہے اس میں جواب انہوں نے دیا ہے کہ آبپاشی کے منصوبوں کے پراجیکٹ ڈائریکٹرز کی آسامیاں خالی نہیں ہیں۔ جناب سپیکر صاحب، میں نے تو پن بجلی کے حوالے سے سوال پوچھا ہے انہوں نے مجھے آبپاشی کے محکمے کے وہ ڈیپارٹمنٹ سے جواب دیا ہے۔ دوسرا اس میں یہ ہے کہ اس کی فہرست جو مجھے مہیا کی گئی ہے اس کے سیریل نمبر سات سے لے کے سیریل نمبر گیارہ تک پن بجلی کے جو منصوبے ہیں، ان کے پراجیکٹ ڈائریکٹرز کی آسامیوں پر تعیناتی کی تاریخ کے ساتھ اضافی چارج دیا گیا ہے، اس کا مطلب تو یہ ہے کہ ان پانچ منصوبوں کے جو پراجیکٹ ڈائریکٹرز ہیں یہ خالی آسامیوں پر تاحال دوہری ذمہ داریوں کے ساتھ جو ہیں وہ اپنی اس پوسٹ کے اوپر افسران تعینات ہیں۔ تو جناب سپیکر صاحب،-----

جناب سپیکر: کون جواب دے گا۔ جی لاء منسٹر صاحب!

جناب اکبر ایوب خان (وزیر قانون): جی شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر! میڈم جو کہہ رہی ہیں وہ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب سپلیمنٹری کر لیں۔

وزیر قانون: جی۔

جناب سپیکر: میاں نثار گل صاحب سپلیمنٹری کرنا چاہتے ہیں۔

وزیر قانون: جی۔

جناب سپیکر: جی میاں نثار گل صاحب!

میاں نثار گل: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ جو سوال کا جواب ہے اور اس سے پہلے دو دن پہلے اخبار میں آیا تھا کہ حمایت اللہ صاحب اس کے ایڈوائزر تھے اس انرجی اینڈ پاور کے، اس کو رخصت کیا گیا ہے اور تین سال تک میرے خیال میں اس نے اس ڈیپارٹمنٹ کی خدمت بھی کی ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس تین سال میں انہوں نے کونسی پن بجلی کے پراجیکٹ کو شروع کیا ہے کہ صوبے کو اس سے فائدہ ہو، اگر نہ کیا ہو تو پھر میرے خیال میں اس کی انکوائری ہونی چاہیئے کیونکہ تین سال اس صوبے کے ضائع کرنا اور تنخواہ لینا، مراعات لینا اور یہ کہہ کے جی کہ اس کو ہم نے چھٹی دے دی ہے میرے خیال میں پورے صوبے کے لئے کیونکہ صوبے میں بجلی کے لحاظ سے بہت سے پن بجلی کے مواقع ہیں تین ساڑھے تین سو لیکن سر، اس ڈیپارٹمنٹ نے کوئی بھی کام نہیں کیا ہے جس طرح شگفتہ ملک نے کہا کہ انہوں نے جواب دیا ہے کہ آبپاشی کے منصوبوں کے پراجیکٹ ڈائریکٹرز کی خالی آسامیاں نہیں ہیں، وہ واٹر اینڈ پاور انرجی کی پوچھ رہی ہیں، آبپاشی ایری گیشن ہے، انرجی جو ہے انرجی اینڈ پاور اور ڈیپارٹمنٹ ہے، جب ڈیپارٹمنٹ کا جواب یہ ہو تو میرے خیال میں پن بجلی کے گھر بنانا اور اس سے بجلی پیدا کرنا اور پھر ہم کہتے ہیں وہ بنائیں گے میرے خیال میں اس ڈیپارٹمنٹ کا کام نہیں ہوگا۔ تھینک یو۔

Mr. Speaker: Well. Minister for Law!

وزیر قانون: شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، معزز ممبر میڈم نے جو بات کی ہے اس میں سچائی بھی ہے اور جناب سپیکر، یہ سوال ایک سال پرانا ہے اور اس کا جواب بھی جناب سپیکر، ایک سال تقریباً سال پرانا ہے۔ یہ سال بعد ٹیبل پہ آیا ہے کوئی تین چار کورس، کچھ لوگ چھوڑ کے چلے گئے ہیں جس طرح بالاکوٹ کا نیا پراجیکٹ ہے، میاں صاحب کہہ رہے ہیں نیا پراجیکٹ کیا کیا، بالاکوٹ کے لئے جناب سپیکر، میرا خیال ہے کل یا پرسوں کہہ رہے ہیں شارٹ لسٹنگ ہو جائے گی اور Within the week ان کی انٹرویوز ہو

جائیں گے اور تمام Seats fillup ہو جائیں گی۔ میاں صاحب پوچھ رہے ہیں کہ انرجی ڈیپارٹمنٹ نے کیا کیا ہے؟ میاں صاحب! میں انرجی کا وزیر نہیں ہوں لیکن اگر آپ ایک سوال دے دیں تو آپ کو بھی پتہ چل جائے گا اور اس ہاؤس کو بھی پتہ چل جائے گا، جہاں تک مجھے پتہ ہے جو ہمارے ایڈوائزر صاحب تھے He was very honourable man اور اپنے کام کو سمجھتے تھے، کئی میٹنگز میں کیبنیٹ میں ہم ان کو سنتے تھے اگر آپ ایک نیا سوال دے دیں تو بڑی ڈیٹیل میں ہم آپ کو بتادیں گے کہ انرجی سائیڈ پہ کیا ہو رہا ہے کافی کچھ ہو رہا ہے ان شاء اللہ۔

<u>جناب سپیکر:</u> مجھے منسٹر صاحب! یہ سمجھ نہیں آ رہی یہ کوئسچن ہے کونسے ڈیپارٹمنٹ کا؟

<u>وزیر قانون:</u> یہ انرجی کا ہے، یہ پیڈو ہے پیڈو ہے، پیڈو انرجی ڈیپارٹمنٹ کے نیچے ایک پیڈو ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> پیڈو کا لیکن آپ اس کا جز (ب) دیکھیں آبپاشی کے منصوبوں کے پراجیکٹ ڈائریکٹرز کی خالی آسامیاں نہیں ہیں۔ تو کیا پیڈو کا بھی آبپاشی سے تعلق بنتا ہے؟

<u>وزیر قانون:</u> میرے خیال میں جناب سپیکر، جہاں پہ اگر کوئی یہ ہائیڈل کے کرتے ہیں تو اس میں پانی کو ایری گیشن کے لئے بھی شاید Use کیا جاتا ہے جہاں استعمال ہو سکتا ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> جی نہیں میں سمجھنا چاہتا ہوں اس بات کو۔

<u>وزیر قانون:</u> This is what I think so جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، جب یہ جواب جمع ہوا ہے نہ ہی یہ پیڈو کے یہ والے چیف ایگزیکٹیو تھے نہ ہی یہ بورڈ تھا، سال کے اندر بہت چیزیں تبدیل ہو گئی ہیں تو پرانا جواب جمع ہوا ہوا ہے May be کوئی Mistake ہو گئی ہو Clerical یا-----

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کہتے ہیں تو پھر ٹھیک ہی کہتے ہوں گے۔ ٹھیک ہے۔

<u>وزیر قانون:</u> جناب سپیکر، یہی مجھے بتایا گیا ہے جی کہ سال پرانا ہے ڈیڑھ سال پرانا سوال ہے۔

<u>جناب سپیکر:</u> ایک سال پرانا ہے یہ ویسے ابھی واقعی اکبر ایوب صاحب ٹھیک کہتے ہیں وہ لوگ چلے گئے ہیں کوئی کدھر چلے گئے ہوں گے لیکن یہ جواب غلط ہے، یہ آبپاشی کے متعلق نہیں تھا یہ برقیات وہ تھا ان کے بارے میں۔

<u>وزیر قانون:</u> جناب سپیکر، جواب دیا بھی انرجی ڈیپارٹمنٹ نے ہی ہے۔

جناب سپیکر: نہیں اصل میں (ب) جز جو ہے ناآیا یہ درست ہے کہ صوبہ بھر میں پن بجلی کے قائم بعض منصوبوں کے پراجیکٹ ڈائریکٹرز کی آسامیاں تاحال خالی ہیں؟ یعنی پن بجلی کے کوسچن یہ ہے وہ کہتے ہیں آبپاشی کے منصوبوں کے پراجیکٹ ڈائریکٹرز کی آسامیاں خالی نہیں ہیں۔

وزیر قانون: May be جناب سپیکر، Mistake ہو گئی ہو لیکن جو مجھے آج بریف کیا گیا ہے جناب سپیکر، کہ کچھ لوگ چھوڑ کے چلے گئے ہیں کچھ نئے پراجیکٹس ہیں، ان کے لئے شارٹ لسٹنگ ایک دو دن میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: ان سے آپ یہ ضرور پوچھیں کہ یرا آپ کا آبپاشی کے ساتھ کیا تعلق تھا؟

وزیر قانون: جی یہ میں پوچھ کے ان شاءاللہ آپ کو یہ بھی Explain کر دوں گا جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: یہ آپ ذرا پوچھیں صحیح ان سے۔

وزیر قانون: ضرور ضرور جی۔

جناب سپیکر: جی حمیرا خاتون صاحبہ!

محترمہ حمیرا خاتون: جناب سپیکر، مسئلہ یہ ہے کہ دیکھیں میں یہی تو، دیکھیں دو تین باتیں خود سامنے آرہی ہیں ایک تو اگر یہ سال پرانا سوال ہے تو سسٹم کا مسئلہ ہے نا سپیکر صاحب، سال پہلے ہم سوال جمع کرتے ہیں سال بعد اگر اس کا جواب آرہا ہے۔ دوسری اہم بات یہ ہے کہ جو جواب دیا گیا ہے وہ بھی متعلقہ اس کا تو نہیں ہے میں نے تو پن بجلی کا پوچھا ہے انہوں نے آبپاشی کا دیا ہے۔ اب یہ تو آبپاشی کے لحاظ سے یہ جواب شاید ٹھیک ہو لیکن پن بجلی کا تو انہوں نے جواب ہی نہیں دیا تو یہ کیسے ممکن ہے کہ وہ ٹھیک ہو گا؟ سپیکر صاحب، اس کو کمیٹی میں پلیز ریفر کریں میری آپ سے بڑی۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی نعیمہ کشور صاحبہ!

محترمہ نعیمہ کشور خان: سپیکر صاحب، میری یہ ریکویسٹ ہو گی کہ اس کو Concerned department کو دوبارہ بھیج دیں اور اس سے جواب طلب کریں کیونکہ اگر اس کا آبپاشی کا جواب آیا ہے اور یہ ہے بجلی کا سوال تو میرے خیال میں Concerned department کو دوبارہ ہم بھیج دیتے ہیں اور ان سے جواب لے لیں تو بہتر ہو گا۔ تو جو ممبر کا کوسچن ہے تو اس کو وہ جواب مل جائے گا۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب!

جناب اکبر ایوب خان (وزیر قانون): جناب سپیکر، ساتھ ساری لسٹ لگی ہوئی ہے بلکہ شکور صاحب نے ابھی مجھے بتایا ہے جی کہ انگلش میں ٹھیک لکھا ہوا ہے اردو میں آبپاشی میں Mistake ہے اور جناب سپیکر، جو میڈم کہہ رہی ہیں کہ -----

جناب سپیکر: چلیں ٹھیک ہے یہ کہتے ہیں جی کہ انگلش میں ٹھیک لکھا ہوا ہے جواب۔ آپ وہ انگلش والا پڑھیں نا کیا ہے؟

وزیر قانون: جناب سپیکر، جو میڈم کہہ رہی ہیں-----

جناب سپیکر: نہیں یہ تھوڑی بہت Mistakes تو ہو جاتی ہیں نا اگر جواب باقی حصے میں ٹھیک ہے تو اس کو لے لینا چاہیئے۔

وزیر قانون: جناب سپیکر، جو میڈم کہہ رہی ہیں سسٹم میں خرابی ہے یہ سوال پہلے ہاؤس میں آچکا ہے جب سلطان خان صاحب وزیر قانون تھے اور میڈم کی غیر موجودگی کی وجہ سے یہ سوال ڈیفر ہوا تھا۔

جناب سپیکر: دیکھیں اس میں یہ ہے کہ "There is no such post of list of Project Directors of Hydropower project which is lying vacant." So the thing is very much clear in this English sentence۔ یہاں پہ اس سے غلطی ہو گئی ہے کسی ٹائپسٹ سے۔ So یہاں سے آگے آپ چلیں۔ آپ اس کا انگلش Version دیکھ لیں نا وہاں سے لے لیں۔ ٹھیک ہے۔ انہوں نے کہا ہے کہ اس طرح کی ہمارے پاس کوئی پوسٹیں Vacant نہیں ہیں وہاں انہوں نے غلطی سے آبپاشی لکھ دیا ہے لیکن یہاں پہ ہائیڈرو پاور لکھ دیا ہے انہوں نے تو Accept کر لیں ٹھیک ہے؟

محترمہ حمیرا خاتون: جی ٹھیک ہے۔

Mr. Speaker: Thank you. Janab Siraj-ud-Din Sahib, 10555. Not around (lapsed). Janab Khushdil Khan Sahib, Question No. 10732.

* 10732 _ Mr. Khushdil Khan Advocate: Will the Minister for Energy and Power state that:

(a) The advertisement has been published in the newspaper by Pakhtunkhwa Energy Development Organization PEDO for the appointment of the various posts from Driver BPS-6 to the post of Deputy Director BPS-18 about 3 months ago;

(b) If the Answer is affirmative then furnish detail of the candidates with their qualification, domicile, CNIC applied for respective posts separately;

(c) Whether the selection process has been completed, if completed then furnish the detail of each appointee with the merit list, recruitment Rules, policy and etc.
(d) If the selection process has not yet completed then when it will be completed and what is its status now and why it was delayed?

<u>Mr. Mehmood Khan (Chief Minister) (Replied by Minister Law):</u>
(a) Yes the said positions were advertised in October 2018. Hiring against the position of BPS-16 and below have been completed requisite detail of which attached as Annexure-I.
(b) The recruitment and selection process for BPS-18 & above has been cancelled vide notification No. 2723-32/PEDO/HRD/2020 date 31-01-2020 as per the decision of 41st PEDO Board of Directors meeting held on 23-01-2020.
(Cancellation notification is attached as Annexure-II)

<u>جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ</u>: جناب سپیکر صاحب، آپ کا بہت شکریہ۔ سر، میرا کوسچن جو ہے "The advertisement has been published in the newspaper by Pakhtunkhwa Energy Development Organization PEDO for the appointments of the various posts from Driver BPS-6 to the post of Deputy Director BPS-18 About 3 months ago." یہ کہتے ہیں کہ یہ بالکل ٹھیک ہے ہم نے کیا ہے "If the Answer is affirmative then furnish detail of the candidates with their qualification, domicile, CNIC applied for respective posts separately." یہ اس کا کہہ رہے ہیں کہ ہم نے جو Higher posts ہیں، اس کو ہم نے کینسل کر دیا البتہ ہم نے Lower posts پر اپوائنٹمنٹس کئے ہیں۔ تو ہمارا (C) جو ہے "Whether the selection process has been completed, if completed then furnish the detail of each appointee with the merit list, recruitment Rules, policy and etc. (d) If the selection process has not yet completed then when it will be completed and what is its status now and why it was delayed." اب اس کا یہ جو Para (C) ہے تو اس میں انہوں نے مجھے نام بھیجے ہیں اپوائنٹمنٹ اور سب کچھ ہے لیکن جو میں مانگ رہا ہوں اور جو میں تسلی کرنا چاہتا ہوں اور میں دیکھتا ہوں کہ Whether all the requirement has been meet after observing the codal formality as per rule and law, whether they have selected on the merit۔ انہوں نے نہ مطلب ہے ایڈورٹائزمنٹ کی کاپی اس میں

ہے، نہ میرٹ لسٹ ہے، نہ سلیکشن پراسیس ہے نہ مطلب ہے CNIC ہے جو شناختی کارڈ ہے، نہ ان کے ڈومیسائل ہیں، کچھ بھی نہیں ہے تو یہ Incomplete ہے کون جواب دے گا؟

جناب سپیکر: جی اکبر ایوب صاحب!

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: دیکھیں میں نے بہت، منسٹر صاحب! With due respect میں نے بہت واضح الفاظ میں ان سے کہا کہ یہ چیز ہمیں Provide کریں مطلب یہ ہے کہ ہاؤس کو Provide کر لیں تاکہ یہ ہاؤس کی پراپرٹی ہو اور ہم دیکھ لیں کہ یہ کس طرح یہ سلیکشن ہوئی ہے۔

جناب اکبر ایوب خان (وزیر قانون): جی جی جناب سپیکر، اگر معزز ممبر کوئی سوال ڈیٹیل میں مانگتے ہیں اگر اس چیز کا پورا جواب نہیں دیا جاتا تو میں اس کے اوپر ان کے ساتھ بحث نہیں کروں گا However جناب سپیکر، جو گریڈ 18 کی پوسٹیں ہیں وہ بورڈ نے کینسل کی ہیں جو میں نے ان سے ڈیٹیل سمجھی ہے انہوں نے کہا ہے جی کہ کوئی ٹسٹنگ ایجنسی ہم نے Hire کی تھی جس کے بعد ہمیں پتہ چلا کہ Reputation اچھی نہیں ہے تو اس کو ہم نے کینسل کر کے تو نیا پراسیس ہم نے Agency hire کرنے کا شروع کر دیا اور خوشدل خان سے میں ریکویسٹ کروں گا اگر اجازت دیں تو ہم ان سے تمام پیپرز آپ کو کل تک ہر ڈیٹیل آپ کو اگر جو نہیں ہیں تو وہ آپ کو پہنچا دیں۔

جناب سپیکر: جی خوشدل خان صاحب! خوشدل خان صاحب!

جناب خوشدل خان ایڈوکیٹ: سر! میں واپس لے رہا ہوں کیونکہ منسٹر صاحب نے جس انداز سے مجھے کہہ دیا تو میں اس کے انداز سے مطمئن ہوں تھینک یو ویری مچ اور یہاں ہمارا جو بڑا۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

وزیر قانون: تھینک یو جی۔ اور سر، یہاں پر ڈیپارٹمنٹ کے جو بھی بیٹھے ہوئے ہیں میں ہدایت دوں گا کہ پلیز آپ کل صبح تک یہ تمام ڈیٹیلز ہمارے آنریبل ممبر صاحب کے پاس پہنچنی چاہئیں جی۔

جناب سپیکر: کوسچن نمبر 10741، نعیمہ کشور صاحبہ۔

* 10741 _ محترمہ نعیمہ کشور خان: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا درست ہے کہ 2006 تا 2010 سوات میں دہشتگردی کی وجہ سے لڑکیوں اور لڑکوں کے سرکاری سکولوں کو نقصان پہنچا تھا؛

(ب) آیا یہ بھی درست ہے کہ ان سکولوں کی بحالی و مرمت میں دیگر ممالک (امارات، یو ایس ایڈ اور سعودی عرب) نے بھی مدد کی تھی؛

(ج) اگر (الف) و (ب) کے جوابات اثبات میں ہوں تو اب تک سوات میں کل کتنے سرکاری سکولوں کی بحالی کا کام مکمل اور کتنے نامکمل ہیں تفصیل مہیا کی جائے۔ نیز چودہ سال بعد تقریباً تیس سرکاری سکولز بحال نہ ہونے کی وجوہات کیا ہیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

<u>جناب شہرام خان (وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم):</u> (الف) ہاں نقصان پہنچا تھا۔

(ب) ہاں۔

(ج) اب تک سیلاب اور دہشتگردی سے متاثر 84 سکولوں میں سے 72 مکمل ہو چکے ہیں اور دو سکول زیر تعمیر ہیں۔ ایک سکول کا (پی سی ون) زیر غور ہے اور 09 سکولز کو آئندہ (اے ڈی پی) میں ترجیحی بنیادوں پر دوبارہ تعمیر کے لئے شامل کر دیا جائے گا۔ نیز ان تمام سکولوں کی مکمل تفصیل لف ہیں۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان:</u> شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب! مجھے تو ابھی یہ ملا ہے بہت لمبا چوڑا جواب ہے جناب سپیکر صاحب، تقریباً جو یہ سیلاب اور یہ آیا تھا پندرہ سال سے زیادہ عرصہ ہو چکا ہے اور انہوں نے مجھے جواب دیا ہے کہ یہ تقریباً پورے ہو چکے ہیں 84 سکول تھے جو Damage ہوئے تھے 72 مکمل ہو چکے اور دو ابھی زیر تعمیر ہیں لیکن جو لسٹ مجھے Provide کی گئی ہے اس کے مطابق بھی جو میری اطلاعات ہیں ابھی تک اس میں 30 سکول ابھی تک بھی کمپلیٹ نہیں ہوئے اور جو یہ لسٹ دی گئی ہے اگر اس میں بھی آپ دیکھ لیں یہ نمبر 8 پہ جو ہے 18، 19، 23، 24، 25 اور 29 اس طرح یہ تقریباً اس میں بھی یہ بہت سارے سکولز ہیں جو ابھی Under process ہیں اور کمپلیٹ نہیں ہوئے تو اس میں کام ہے۔ تو میری تو ریکویسٹ ہو گی کہ اس کو اگر کمیٹی کو ریفر کیا جائے اور ہم پوچھیں کہ اتنا لمبا عرصہ گزرنے کے بعد فنڈز دینے کے بعد ابھی تک یہ کمپلیٹ نہیں ہوئے تو اس کی کیا وجوہات ہیں، کیوں اس پہ اتنا Process slow ہے۔ شکریہ جناب سپیکر۔

<u>جناب سپیکر:</u> آنریبل شہرام خان ترکئی صاحب۔

<u>جناب شہرام خان (وزیر ابتدائی و ثانوی تعلیم):</u> شکریہ جی۔ جناب سپیکر، جس طرح آنریبل ممبر صاحبہ نے Question raise کیا ہے بڑا Pertinent ہے اس میں ڈیٹیل دی گئی ہے اور آج آتے ہوئے میں نے ڈیپارٹمنٹ سے پھر بھی ڈسکس کیا ہے، ان کی Concern اپنی جگہ پہ ٹھیک ہیں لیکن کیونکہ جب سکول

سیلاب میں یا دہشتگردی کی وجہ سے تباہ ہوئے اور وہ 84 ایک ہیں اور سوری میں تھوڑا سا اس میں Correction کر دوں، اس میں 94 دوسرے ہیں 94 فیمل سائیڈ پہ ہیں جو انفارمیشن آپ کو میرے خیال سے میری لسٹ میں نہیں تھی وہ میں نے منگوالی ہے تو ٹوٹل 179 سکولز ہیں جو خراب یا تباہ ہوئے ہیں، Demolish ہوئے ہیں یا فلڈز کی وجہ سے یا دہشتگردی اس میں جو نمبر ہے وہ پانچ فیمیل میں ابھی ہونا باقی ہے اور 9 جو ہے وہ Male میں So 9 and 5, 14 altogether رہتے ہیں جو کہ ہم اس سال اے ڈی پی میں ہمارا پلان ہے کہ اس میں ہم ڈالیں گے باقی Already complete ہو چکے ہیں ایک کا پی سی ون Under process ہے تو 15 ہو گئے 15 کے علاوہ باقی سارے کمپلیٹ ہیں، یہ Authentic data ہے اور پوری انفارمیشن جو ہے وہ ہمارے پاس آئی ہے۔ اس میں ایک چیز اور ہے کیونکہ اتنے زیادہ سکولز ہیں، اس کی پلاننگ، اس کی زمین کے لئے Allocation، کہیں پر فلڈ آیا ہے تو وہ زمین لے گیا ہے کوئی اور مسئلے ہو گئے ہیں تو اس وجہ سے اور پھر اس کے لئے پیسے بھی درکار تھے تو ٹائم اس پہ ضرور لگا ہے لیکن 179 میں سے صرف 15 ہی باقی ہیں باقی سارے ہو گئے ہیں I hope that she will be satisfied۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی نعیمہ کشور صاحبہ۔

<u>محترمہ نعیمہ کشور خان</u>: جی بالکل میں Agree کرتی ہوں۔ منسٹر صاحب! میں یہی ریکویسٹ کر رہی تھی اگر میری جو فگر ہے 30 ابھی تک کمپلیٹ نہیں ہیں، منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ 15 نہیں ہیں۔ میرا کوسچن یہ تھا کہ کیوں ابھی تک نہیں ہوئے، وہ 15 ہیں یا 30 ہیں جو بھی یہ Number quote کر رہے ہیں، میرے پاس تو یہ نمبر ہے کہ 30 ابھی تک کمپلیٹ نہیں ہیں۔ کیوں ابھی تک اتنا لمبا عرصہ ہو گیا ہے کیوں ابھی تک نہیں ہوا۔ تو میری ریکویسٹ ہو گی حالانکہ ان پر کام گورنمنٹ میں یہ نہیں کہہ رہی کہ نہیں کام کر رہے فنڈنگ بھی ہو رہی ہے تو Slow کیوں ہے؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب، شہرام خان۔

<u>وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: جی دیکھیں پورے صوبے میں ساری چیزوں کے لئے فنڈز درکار ہوتے ہیں اور پورے صوبے کی آپ پلاننگ کرتے ہیں تو اس میں اگر 179 میں صرف 14 یا 15 رہ گئے ہیں باقی سارے کمپلیٹ ہو گئے ہیں تو ڈیپارٹمنٹ نے اور گورنمنٹ نے کام کیا ہے۔ اب جو پندرہ رہتے ہیں یا چودہ رہتے ہیں وہ Already under planning ہیں جو کہ ڈیپارٹمنٹ کہہ چکی ہے کہ آنے والی اے ڈی پی میں ہم

اس کو Consider کر رہے ہیں کہ اس کو ہم بنائیں گے اور اس کو ہم پراسیس کر دیں گے تو Obviously ایک تو میں نے کہا کہ جہاں پر زمین Available تھی بن گئے کوئی ایشوز نہیں تھے کہیں پر اس طرح کے کیسز بھی ہو سکتے ہیں جس میں زمین ہی Available نہ ہو، فلڈ سے زمین بھی ختم ہو گئی ہو تو اس کو Reallocation کرنا سوات جیسی جگہ میں، ملاکنڈ میں تھوڑا سا Difficult ہے کیونکہ زمینیں Available نہیں ہوتیں لیکن ہماری Under consideration ہیں اور اس کو ہم Priority سے حل کر رہے ہیں ان شاء اللہ۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو جی۔

محترمہ نعیمہ کشور خان: اس کو ہماری امارات، یو ایس ایڈ اور سعودی عرب نے بھی فنڈ کیا تھا اس میں، تو یہ نہیں ہے کہ صرف اے ڈی پی سے ان کو فنڈنگ کی ضرورت ہے، اگر باہر سے اتنی فنڈنگ ہوئی ہے تو پھر ہونی چاہیئے۔ میری یہ وہ ہے کہ اگر باہر سے آپ کو اتنی فنڈنگ ہوئی ہے تو پھر کیوں کمپلیٹ نہیں ہوئے۔ تو میری ریکویسٹ تو ہو گی کہ آپ اس کو کمیٹی کو ریفر کریں تاکہ ہم اس کو وہ کر لیں لیکن باقی منسٹر صاحب۔

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: بی بی خوا مخوا کمیٹی بھیجنا تو الگ بات ہے۔ جہاں تک کام کی بات ہے ڈیپارٹمنٹ نے کام کیا ہے ان کی بات بالکل اپنی جگہ پہ بجا ہے کہ فارن فنڈنگ سے بھی ہوا ہے سعودی عرب یا یو اے ای کی وجہ سے، ان کی فنڈنگ سے بھی ہوا ہے کچھ ڈیپارٹمنٹ نے اپنے پیسوں سے کیا ہے۔ تو جو Funding available تھی وہ سکولز تو بن گئے جن کے لئے ابھی یہ جو چودہ پندرہ رہتے ہیں ان کے لئے ڈیپارٹمنٹ اپنی فنڈنگ کی بندوبست کرے گا۔ تو ہو جائیں گے اس میں مطلب کمیٹی میں جانے سے کوئی اس کے علاوہ کوئی دوسرا Answer نہیں آئے گا تو میری ریکویسٹ ہو گی کہ جو انفارمیشن دی گئی ہے This is enough اور میں پورا چیک کر کے آیا ہے۔ I hope that satisfied the honourable MPA.

جناب سپیکر: تھینک یو۔ ٹھیک ہے نعیمہ کشور صاحبہ، تھینک یو۔ I will request to all the honourable Members چونکہ اس اجلاس کی Live streaming ہو رہی ہے اور ملک میں شدید Pandemic چل رہی ہے اپنی ماسک پہنیں برائے مہربانی۔ گیلریز میں دیکھیں سب آفیسرز نے ماسک پہنے ہوئے ہیں اور ہم لوگوں نے نہیں پہنے ہوئے ہیں تو ہمیں خود Example set کرنی ہے ہمارے بہت سے آنریبل ممبرز نے پہنے ہوئے ہیں لیکن جنہوں نے نہیں پہنے ہوئے وہ برائے مہربانی Mask use کرے ورنہ ہمیں یہ اجلاس بند کرنا بھی پڑ سکتا ہے Because اگر ایس او پیز پہ عمل نہیں ہو

It will be difficult for us to continue our this session so I will گا تو request to all the honourable Members to put on their masks. Question No. 10767, Mohtarama Sobia Shahid Sahiba, not around?

* 10767 _ محترمہ ثوبیہ شاہد: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) گزشتہ دور حکومت میں تعلیمی انقلاب سے متاثر ہو کر پرائیویٹ سکولوں کے طلباء وطالبات نے سرکاری سکولوں میں داخلہ لیا تھا؛

(ب) گر(الف) کا جواب اثبات میں ہو تو ضلع بنوں میں جن جن پرائیویٹ سکولوں کے طلباء وطالبات نے سرکاری سکولوں میں داخلہ لیا، ان کے نام، کلاس اور گزشتہ سکول کا نام فراہم کیا جائے؟

جناب شہرام خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) جی ہاں۔

(ب) ضلع بنوں میں جن جن پرائیویٹ سکولوں کے طلباء اور طالبات نے سرکاری سکولوں (مردانہ و زنانہ میں داخلہ لیا، ان کے نام، کلاس، گزشتہ سکول کے ناموں کی تفصیل لف ہے۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ جناب سپیکر صاحب، میرا یہ کوئسچن ہے کہ گزشتہ دور حکومت میں تعلیمی انقلاب سے متاثر ہو کر پرائیویٹ سکولوں کے طلباء اور طالبات نے سرکاری سکولوں میں داخلہ لیا تھا۔ جواب آتا ہے جی ہاں۔ اور پھر مجھے ایک لسٹ جاری کیا گیا ہے جناب سپیکر صاحب، آپ اس لسٹ کو پلیز اپنی اس میں سے دیکھیں Page 29 پہ جائیں، 23 پہ جائیں، اس میں ولدیت جو ہے اس کو بھی زیرو لکھا ہے اور ایڈمیشن نمبر کو بھی زیرو تو یہ کونسا قانون ہے سر؟ جناب سپیکر صاحب، مجھے یہ ذرا بتادیں کہ یہ کس اس میں یہ جو ہے بنوں میں زیرو والدین جو Father name ہے وہ زیرو ہے اور کتنے بچوں کی زیرو ہے؟

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب، شہرام خان ترکئی صاحب۔

جناب شہرام خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): جی ثوبیہ بی بی نے کوئسچن کیا ہے اور اس کا میرے خیال سے چونکہ پچھلے گورنمنٹ کا تھا اور اس میں پوری ڈیٹیل دی گئی ہے 1763 بچے ہیں جو پرائیویٹ سکول سے پبلک سکول میں آئے ہیں، ان ساروں کی ڈیٹیل میل فیمیل ساروں، اس میں 1564 فیمیل ہیں اور 229 میل ہیں۔ تو بالکل واضح ہے پوری ڈیٹیل دی گئی ہے پوری اس میں ہر چیز Available ہے۔ تو مجھے تو نہیں لگ رہا کہ As such کوئی ہے لیکن پھر اگر ان کی کوئی Reservation ہے تو ہم ان کے ساتھ

بیٹھ کے اس کو ایڈریس کر سکتے ہیں۔ میرے خیال سے اس میں ساری ڈیٹیل دی گئی ہے کوئی Particular کوئی چیز ہو تو وہ پوچھ سکتی ہے۔

جناب سپیکر: جی۔

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب کو کہیں کہ پیج نمبر 31 پہ جائیں اور پیج نمبر 31، پیج نمبر 36، پیج نمبر 35، پیج نمبر 34 اور اس طرح 32، 33 اس میں Father name کے نیچے زیرو لکھا گیا ہے اور ساتھ میں جو ایڈمشن ڈیٹ ہے اس میں بھی زیرو لکھا گیا ہے اور میل لکھا ہے اور نام دیئے ہیں۔ یہ میرا استحقاق نہیں، اس ایوان کا استحقاق مجروح ہو رہا ہے، اس دن تو اکبر صاحب نے محکمے کے ساتھ مل کر اس کوئسچن کو کمیٹی میں بھی نہیں بھجوایا اور ساتھ میں ووٹنگ کی ہے لیکن جناب سپیکر صاحب، اگر آپ اس ایوان کو چیئر کر رہے ہیں اور آپ سپیکر ہیں، اگر جواب ہمیں اس طریقے سے آتے ہیں تو پھر آپ کیوں اتنا خرچہ کر رہے ہیں ضرورت ہی نہیں ہے ادھر بولنے کی، یہ ڈرامہ جو ہے یہ ڈرامہ بازی بند ہونی چاہیئے کیونکہ ہمیں کوئسچن ہی نہیں آتا۔

جناب سپیکر: شہرام خان! آپ مہربانی کر کے اس کی انکوائری کریں کہ ولدیت کے کالم میں زیرو لکھنے کا کیا مقصد ہے اور اس کی رپورٹ ہاؤس میں لے آئیں۔۔۔۔۔

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: ٹھیک ہے جی ہم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: کہ جنہوں نے ولدیت کے کالم میں زیرو لکھا، یہ تو ایک کوئی بات نہ ہوئی۔ جیسے ثوبیہ بی بی کہہ رہی ہے میں نے نہیں دیکھا۔

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: وہ بجا ہے جی میں چیک کر کے ثوبیہ بی بی کی جو Reservation ہے میں نے نوٹ کر لی ہے اور میں ڈیپارٹمنٹ سے ڈیٹیل لے کر میں شیئر کر لوں گا And I hope کیونکہ اتنی انفارمیشن دے دی ہے تھوڑی بہت اگر غلطی ہے تو اس کو Rectify کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: اس کو ٹھیک کریں۔

وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم: بہر حال بات بجا ہے۔ میں نے نوٹ کر لی ہے۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔ جی ثوبیہ بی بی!

محترمہ ثوبیہ شاہد: جناب سپیکر صاحب، اس کوئسچن کو کمیٹی بھیج دیا جائے کیونکہ یہ کوئسچن میں Last three four years سے کر رہی ہوں اور یہی غلطیاں آ رہی ہیں اور اب میٹرک کے ریزلٹ بھی دیکھ

رہے ہیں۔ اگر آپ لوگوں نے پرائیویٹ سکولوں سے بچے گورنمنٹ کے سکولوں میں لے کر آئے ہوئے بھی ہیں، اگر وہ سات سو نہیں ہیں سات ہیں تب بھی جو ریزلٹ آرہا ہے میٹرک کا اس کو بھی دیکھیں تاکہ ہمارا تعلیمی معیار ٹھیک ہو جائے اور یہ بہت اہم ہے ہمارے صوبے کے لئے، ہمارے اس ملک کے لئے تو اس کوئسچن کو مہربانی کر کے اس کو کمیٹی میں بھیج دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب۔ جی۔

<u>وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: جی ثوبیہ بی بی کی بات اپنی جگہ پہ لیکن اگر اتنی زیادہ انفارمیشن دے دی ہے تو میری ریکویسٹ ہو گی باقی ڈیپارٹمنٹ سے میں کہہ دوں گا وہ لا کے ان کے سامنے رکھ دیں گے، اس میں مطلب اس میں یا تو یہ ہے کہ کوئی انفارمیشن نہ ہوتی تو آپ ان کی ڈیپارٹمنٹ کی یا جس نے انفارمیشن دی ہے ان کے اس سے کوئسچن کر سکتی ہیں لیکن اگر Mostly information آگئی ہے اور تھوڑی سی رہتی ہے 10, 20% یا 15% تو اس کو ہم Rectify کر سکتے ہیں And I hope کہ ثوبیہ بی بی میرے ساتھ Agree کریں گی پلیز۔ شکریہ جی۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 109-----

(مداخلت)

<u>جناب سپیکر</u>: بس جواب ہو گیا نا جواب ہو گیا انہوں نے کہہ دیا۔ ووٹنگ کرانی ہے نہیں جواب تو دے دیا منسٹر صاحب نے نا؟

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: نہیں سپیکر صاحب، میں بار بار کہہ رہی ہوں اور نوٹ کر رہی ہوں کہ یہ یہ غلطیاں ہیں یہ کونسا جواب ہے کہ غلطی ہو گئی ہے۔ اگر غلطی ہو گئی ہے اور یہ نہیں چلا سکتے تو یہ کہہ دیں کہ غلطی ہم سے ہو رہی ہیں اور ہم غلطی کر رہے ہیں اور یوٹرن لے رہے ہیں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Then I put it for the voting.

ووٹنگ کے لئے پھر Put کر دوں؟ میرے پاس تو اور کوئی طریقہ نہیں ہے۔ ووٹنگ کے لئے؟

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: ٹھیک ہے ووٹنگ کے لئے اگر منسٹر صاحب اس بات کو نہیں مان رہے ہیں اور یہ اب، تاکہ یہ تاریخ کا حصہ تو بنے نا، یہ تاریخ کا حصہ تو بنے نا؟

<u>جناب سپیکر</u>: وہ کہتے ہیں کہ ہم نے Comprehensive جواب دے دیا ہے۔

<u>محترمہ ثوبیہ شاہد</u>: کہ یہ جو ہے پی ٹی آئی کے گورنمنٹ میں ووٹنگ ہوئی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب یہ کہہ رہے ہیں۔ایک تو آپ بات نہیں سنتی۔منسٹر صاحب نے کہہ دیا ہے کہ ہم نے Comprehensive جواب دے دیا ہے ڈیپارٹمنٹ نے، جو وہ تھوڑا بہت رہتا ہے وہ آپ کے ساتھ شیئر کر لیں گے تو مطلب ہے ٹھیک ہے اس میں کیا ہے۔ ٹھیک ہے، تھینک یو۔ کوئسچن نمبر 10970، محترمہ بصیرت خان صاحبہ!

* 10970 _ محترمہ بصیرت خان: کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع خیبر سمیت تمام ضم شدہ اضلاع میں کتنی خالی پوسٹیں ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو کب تک خالی پوسٹوں کو پر کیا جائے گا؟

جناب شہرام خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): (الف) ضلع خیبر سمیت تمام ضم اضلاع میں خالی پوسٹوں (مردانہ وزنانہ) کی تعداد 3603 ہے۔

(ب) ان خالی آسامیوں کو ETEA کے ذریعے مشتہر کیا گیا ہے اور عنقریب ان پر تعیناتیاں عمل میں لائی جائے گی۔

محترمہ بصیرت خان: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ کوئسچن ہے کہ کیا وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم ارشاد فرمائیں گے کہ ضلع خیبر سمیت تمام ضم شدہ اضلاع میں کتنی آسامیاں خالی ہیں یا پوسٹ خالی ہے؟ اس میں جواب آیا ہے، 3603، پھر (ب) میں ہے کہ اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہے تو کب تک خالی پوسٹیں پر کئے جائیں گے انہوں نے کہا ہے کہ ETEA کے ذریعے اس کو مشتہر کیا گیا ہے اور کہا گیا ہے کہ عنقریب ان پر تعیناتی کا عمل، تعیناتی عمل میں لائی جائے گی۔ سر، یہ تعینات، عنقریب سے کیا مطلب ہے مطلب کتنا ٹائم پیریڈ؟ سال لگے گا کچھ مہینے لگیں گے ان پوسٹوں پہ۔ مطلب آپ لوگوں نے تو کہا ہے کہ اس کا اشتہار تو ہو چکا ہے لیکن تعیناتی میں ٹائم لگے گا تو ٹائم پیریڈ اگر Kindly clear کر دیا جائے باقی کلیئر ہے۔ تھینک یو جی۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر تعلیم : جی سپیکر صاحب۔

جناب سپیکر: میاں جمشید، میاں صاحب بھی بات کر رہے ہیں میاں نثار گل۔

جناب شہرام خان (وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم): جی پلیز۔

جناب سپیکر: سپلیمنٹری میاں نثار گل۔ میاں نثار گل جی، مائیک کھولیں میاں صاحب کا، کوئی بات نہیں۔

میاں نثار گل: شکریہ جی۔ جناب سپیکر، شہرام خان تو بعد میں کہیں گے دوسری دفعہ اسمبلی میں وزیر تعلیم آکے جواب دے رہے ہیں لیکن ذرا آپ دیکھیں۔ ضلع خیبر سمیت تمام ضم اضلاع میں خالی پوسٹوں مردانہ وزنانہ کی تعداد 3603 ہے اور نیچے لکھا ہے کہ جناب سپیکر، خالی آسامیوں کو ETEA کے ذریعے مشتہر کیا گیا ہے، کیا جائے گا۔ میں یہ سوال پورے صوبے کی طرف لے کر جارہاہوں جناب سپیکر، ہر پرائمری سکول میں یا جدھر بھی ہے سکول خالی پڑے ہیں اس وجہ سے کہ این ٹی ایس میں دو تین دفعہ جو کھلے ہوئے ہیں جس طرح پرچے آؤٹ ہوئے ہیں تو ایک ایک سال سے خیبر تو چھوڑیں، ہمارے Settled اضلاع میں اور اس کے اوپر اپوائنٹمنٹ نہیں ہو رہی۔ منسٹر صاحب اس کے متعلق بھی تھوڑا تفصیلاً بتادیں کہ پورے صوبے میں جو پوسٹیں خالی پڑی ہیں بچے سکول آتے ہیں لیکن ان کی ٹیچر نہیں ہے۔ میں جس ضلع سے تعلق رکھتا ہوں جس حلقے سے پہاڑی علاقہ ہے۔ پانچ پانچ کلومیٹر سے یقین کریں کہ سکول میں بچے آتے ہیں لیکن سکول خالی پڑا ہے۔ تفصیل سے پورے صوبے کا جواب دینا چاہیئے کہ آیا این ٹی ایس پہ ہو گا ETEA پہ ہو گا یا آپ کا ڈیپارٹمنٹ خود اعتماد کرکے آپ اس کو بھرتی کریں گے اس پر مہربانی کرکے کوئی تفصیلی جواب دیجئے۔

جناب سپیکر: جناب صلاح الدین صاحب سپلیمنٹری۔ ٹریژری بنچز پر جو ہمارے دوست بیٹھے ہوئے ہیں آپ کے لئے بھی کوئی پابندی نہیں ہے آپ کال اٹینشن لا سکتے ہیں، پوائنٹ آف آرڈر لا سکتے ہیں، Actively participate کر سکتے ہیں آپ لوگ۔ آپ لوگوں کے ذہنوں میں یہ ہے کہ آپ ٹریژری بنچز سے ہیں تو آپ کے لئے کوئی رکاوٹ ہے کوئی رکاوٹ نہیں ہے۔ آپ بھی شاید بور ہوتے رہتے ہیں بیٹھے بیٹھے، تو اکثر لوگ کہتے ہیں کہ ہمیں ٹائم ہی نہیں ملتا۔ تو آپ توجہ دلاؤ نوٹس کسی ڈیپارٹمنٹ کا یا جو بھی آپ کو کسچن ہو آپ بھی لا سکتے ہیں، قومی اسمبلی میں لاتے ہیں ہمارے ایم این ایز، وہاں پہ کوئی Restrictions نہیں ہے اور یہاں بھی کوئی Restriction نہیں ہے۔ آپ Actively participate کیا کریں اور پھر ابھی نیشنل اسمبلی میں یہ ہوتا ہے ایک کال اٹینشن ٹریژری بنچز سے لی جاتی ہے ایک اپوزیشن سے لی جاتی ہے تو وہ بھی پوری طرح Involve ہوتے ہیں۔ جی۔

Mr. Salahuddin: Thank you Speaker Sahib. A couple of month ago NTS exam was to be conducted but the papers were out before hands and that NTS was canceled later on as a result of that. So would the Minister be pleased to tell that what action has so far

been taken in this regard to deter this from happening again in future or to punish those who are responsible. Thank you.

<u>جناب سپیکر</u>: جی منسٹر صاحب۔

<u>وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: شکریہ جناب سپیکر، اور کوئسچن جو ہے کہ پاٹا خیبر اور باقی NMDs۔۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: ذرا مائیک کے پاس۔

<u>وزیر ابتدائی وثانوی تعلیم</u>: اس میں Already ETEA کو دے دی گئی ہیں۔ دو پیپرز کینسل ہوئے ہیں وہ بھی Covid کی وجہ سے ہوئے ہیں کیونکہ Covid کی Situation serious تھی اسی وجہ سے دو پیپرز کینسل ہوئے ہیں باقی Papers already ہو گئے ہیں They are in process، وہ ابھی ہمیں رزلٹ دے دیں گے ان شاء اللہ۔ جیسے ہی یہ پیپرز ہوئے ہیں وہ Compile کر کے ہمیں دیں گے ہم انٹرویو کر کے ان شاء اللہ مہینے ڈیڑھ کے اندر اس کو ہم سیٹوں کو بھر دیں گے۔ دوسری بات جو ایم پی ایز صاحبان نے کی، Already ایم پی ایز کو کیبنیٹ کا Decision پہنچ گیا ہے، پی ایس ٹی کے علاوہ باقی جو ہے، کل ہم نے ایس ایس ٹی کا ریزلٹ اناؤنس کر دیا ہے، Candidates کو بھیج دیا ہے ڈسٹرکٹ اور پوسٹنگز بھی ان کو مل گئی ہے۔ سی ٹی اور باقی کے ریزلٹس کچھ ہمیں مل گئے ہیں، Compile ہو چکے ہیں، انٹرویوز، اسی مہینے Call کر کے ان شاء اللہ So we fill these positions، So that will be done. The only problem that we are facing at the moment that is with PST. That has not been settled. It has been settled but جو اس کا ایشو آ رہا ہے کہ اس کا Exam retake ہے، I have already told the department کہ این ٹی ایس کو بلائیں اور ان سے Exam کے Retake کا Date final کریں۔ تو ان شاء اللہ وہ Next week کو فائنل ہو جائے گا، Once that is final جو کیبنیٹ کا Decision ہے We will go ahead with it، تو ان شاء اللہ تقریباً کوئی 27 ہزار پوزیشنز ہیں، Altogether یہ جو آپ کے پورے Settled districts پورے صوبے میں ہے NMDs کے ساتھ ملا کے۔ اس کے علاوہ میں ہاؤس کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ جو 17 and above جو 17 کی جو پوزیشنز ہیں، کیونکہ پبلک سروس کمیشن دیتا ہے۔ تو میں نے آج ڈیپارٹمنٹ کو کہہ دیا، ریزلٹ ان کے پاس ڈیٹیل آ گئی ہے، پبلک سروس کمیشن کو اس کا چلا جائے گا اور ساتھ ہم ان کا این او سی لے رہے ہیں تاکہ ان کو ہم Adhoc basis پہ Hire کر دیں Till the time کہ پبلک سروس کمیشن اس کی Permanent hiring کریں، تو وہ تقریباً میرے خیال سے کوئی دو ہزار

کے قریب 17 کی پوزیشنز ہوں گی۔ تو اس کو ہم دو تین مہینے میں بلکہ میری کوشش یہ ہے جناب سپیکر، کیونکہ Academic year اگست میں شروع ہو گا ان شاء اللہ تو Before starting of academic year ہم چاہتے ہیں کہ ساری Hiring speedy process سے ہو کے تو جب نیا Academic session شروع ہو تو ہر سکول میں Teacher available ہو، یہ ہم نے اپنے آپ کو ٹارگٹ دیا ہے، تو ان شاء اللہ اس سے کافی حد تک جو ایم پی ایز صاحبان کی Concerns ہیں، یہ Address ہو جائے گی ان شاء اللہ جی۔ تھینک یو۔

جناب سپیکر: تھینک یو، میر کلام صاحب، کوسچن نمبر 10689۔

* 10689 _ جناب میر کلام خان: کیا وزیر اطلاعات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ ضلع شمالی وزیرستان میں محکمہ ہذا میں سال 2018 سے 2021 تک مختلف آسامیوں پر تعیناتیاں کی گئی ہیں؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو مذکورہ عرصے میں کل کتنے افراد کس قانون کے تحت کن کے احکامات سے بھرتی ہوئے ہیں؛

(ج) تمام بھرتی شدہ افراد کی درخواستیں، شناختی کارڈز، ڈومیسائلز، تعلیمی اسناد بھرتی اور موجودہ پوسٹنگ آرڈرز، اخباری اشتہار، بنیادی سکیل اور سلیکشن کمیٹی کے ممبران کے نام فراہم کئے جائیں، نیز سال 2022 میں مزید کتنے افراد بھرتی کئے جائیں گے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف) جی جہاں یہ بالکل درست ہے کہ صوبائی حکومت نے سال 2018 سے 2021 تک ضلع شمالی وزیرستان میں محکمہ ہذا کے نئے قائم شدہ پختونخوا ریڈیو رزمک میں مختلف آسامیوں پر تعیناتیاں کی ہیں۔

(ب) 2018 تا 2021 کے دوران شمالی وزیرستان میں پانچ افراد کی بھرتی نئے قائم شدہ پختونخوا ریڈیو رزمک صوبائی حکومت خیبر پختونخوا کی پراجیکٹ پالیسی کے تحت سال 2018 میں سیکرٹری اطلاعات کے احکامات سے بھرتی ہوئے ہیں۔

(ج) شمالی وزیرستان میں پختونخوا ریڈیو رزمک میں پانچ افراد مختلف سکیل میں بھرتی کئے گئے جن کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

(1) خالد رحمان، پروڈیوسر سکیل 17، ڈومیسائل نارتھ وزیرستان، (کمیٹی ممبران کے نام، محمد امتیاز ایوب، سیکرٹری اطلاعات، عطاء الرحمان ایڈیشنل سیکرٹری اطلاعات، عابد حسین سیکشن آفیسر ڈیویلپمنٹ محکمہ خزانہ، یاسر عدنان ریسرچ آفیسر پی اینڈ ڈی ڈیپارٹمنٹ، انصار اللہ خلجی سٹیشن ڈائریکٹر پختونخوا ریڈیو پشاور اور محمد کریم جان اسٹیٹ ریگولیشن ون محکمہ اسٹیبلشمنٹ۔ (شناختی کارڈز اور دیگر تعلیمی اسناد، اشتہار کی فوٹو کاپیاں لف ہیں)

(ب) رحیم اللہ جونیئر ٹرانسمیشن انجینئر سکیل 16، ڈومیسائل نارتھ وزیرستان، (کمیٹی ممبران کے نام، عطاء الرحمان، ایڈیشنل سیکرٹری اطلاعات /چیئرمین پراجیکٹ ڈائریکٹر، وزیر زادہ سیکشن آفیسر (ایف تھری) محکمہ خزانہ، محمد کریم جان اسسٹنٹ ریگولیشن ون محکمہ اسٹیبلشمنٹ اور محمد جلال ٹرانسمیشن انجینئر ڈی جی آئی پی آر (شناختی کارڈز اور دیگر تعلیمی اسناد، اشتہار کی فوٹو کاپیاں لف ہیں)

(ج) سردار خان ڈرائیور سکیل 5، ڈومیسائل نارتھ وزیرستان، اظہر اللہ نائب قاصد سکیل 3، ڈومیسائل نارتھ وزیرستان، شندی گل چوکیدار سکیل 3، ڈومیسائل نارتھ وزیرستان (کمیٹی کے ممبران کے نام عطاء الرحمان ایڈیشنل سیکرٹری اطلاعات /چیئرمین پراجیکٹ ڈائریکٹر، عبدالسلام وزیر ڈائریکٹر انفارمیشن ضم اضلاع، عابد حسین سیکشن آفیسر ڈیویلپمنٹ محکمہ خزانہ، سید مسعود شاہ ڈی ایس ایڈمن انفارمیشن، سید وقار حسین سیکشن آفیسر آر ٹو محکمہ اسٹیبلشمنٹ، اجمل شاہ مکینک محکمہ انتظامیہ (شناختی کارڈز اور دیگر تعلیمی اسناد، اشتہار کی فوٹو کاپیاں لف ہیں)۔ نیز 22-2020 میں شمالی وزیرستان میں دو افراد صوبائی محکمہ اطلاعات کے لئے جبکہ پانچ افراد پختونخوا ریڈیو میران شاہ کے لئے بھرتی کئے جائیں گے۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو جناب سپیکر، مجھے جواب ملا ہے لیکن مسئلہ یہ ہے کہ ایک دن ہم اگر کسی ڈیپارٹمنٹ کو Appreciate کرتے ہیں تو دوسرے دن دوسرا ڈیپارٹمنٹ اتنا الٹا جواب دیتا ہے کہ ہم پھر اس پر پشیمان ہو جاتے ہیں لیکن آج کے کوئسچن کا جو جواب مجھے ملا ہے، بالکل جس طرح میں نے مانگا ہے، اسی طرح ہی جواب آیا ہے اور اسی طرح سارے ڈیپارٹمنٹ کو چاہیئے کہ اس طریقے سے جواب دے دیں جس طرح میں نے مانگا ہے، تھینک یو جناب سپیکر۔

جناب سپیکر: تھینک یو میر کلام صاحب۔

غیر نشاندار سوال اور اس کا جواب

10555 _ جناب سراج الدین: کیا وزیر توانائی و برقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی ضلع وار اور سکیل وار تفصیل فراہم کی جائے؛

(ب) گزشتہ پانچ سالوں کے دوران صوبہ بھر میں محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی ضلع وار اور سکیل وار تعداد کتنی ہیں؛

(ج) محکمہ کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات کنٹریکٹ ملازمین کی ضلع وار اور سکیل وار تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمود خان (وزیر اعلیٰ): (الف و ب) صوبہ بھر میں محکمہ ہذا کے تحت اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات ملازمین کی ضلع وار اور سکیل وار گزشتہ پانچ سالوں کی تفصیل مندرجہ ذیل لسٹ میں دی گئی ہے:

سیریل نمبر	ضلع	سکیل / گریڈ	اقلیت	معذور	خواتین
Electric Inspectorate					
01	-	BS-12	-	-	01
02	-	Class-IV	01	01	02
PEDO					
01	پشاور	BS-03	07	-	-
02	صوابی، مردان، باجوڑ	BS-11	-	03	-
Secretary Office					
کوئی نہیں					
KPOGCL					
01	کرک	BS-3,2	-	-	02
02	چارسدہ	BS-2	-	-	01
03	نوشہرہ	BS-1	-	-	01
04	صوابی	BS-1	-	-	01
05	اسلام آباد	Daily Wager	-	01	-
06	لکی مروت	Daily Wager	-	02	-

01	-	-	Daily Wager	وزیرستان	07
03	01	01	Daily Wager	پشاور	08
02	-	01	Daily Wager	مردان	09
02	-	-	Daily Wager	چارسدہ	10
04	-	-	Daily Wager	نوشہرہ	11
01	-	-	Daily Wager	صوابی	12
01	-	-	Daily Wager	ایبٹ آباد	13
22	08	10	کل تعداد		

(ج) محکمہ ہذا میں اقلیتوں، معذوروں اور خواتین کی مخصوص نشستوں پر تعینات کنٹریکٹ ملازمین نہیں ہیں۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: 'Leave Applications': جناب تیمور سلیم جھگڑا صاحب، آج کے لئے؛ مدیحہ کنعان صاحبہ، آج کے لئے؛ ساجدہ حنیف صاحبہ، آج کے لئے؛ فضل الٰہی صاحب، آج کے لئے؛ محب اللہ خان صاحب، آج کے لئے؛ محمد اقبال وزیر صاحب، آج کے لئے؛ مصور خان صاحب، آج کے لئے؛ سردار اورنگزیب نلوٹھا صاحب، آج کے لئے؛ عاقب اللہ خان صاحب، آج کے لئے؛ عزیز اللہ خان صاحب، آج کے لئے؛ سراج الدین صاحب، آج کے لئے؛ سید اقبال میاں صاحب، آج کے لئے؛ محمد ریاض صاحب، آج کے لئے: Is it the desire of the House that the leave may be granted?

(The motion was carried)

Mr. Speaker: Leave granted.

یہ کچھ لیجسلیشن پہلے لے کے، پھر اس کے بعد آ جا۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی نگہت بی بی۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جناب سپیکر صاحب، ایک چھوٹی سی ریکویسٹ یہ کرنی ہے کہ دنیا آنی جانی ہے اور ہم نے ایک دن اللہ تعالیٰ کے حضور حاضری دینی ہے۔ جناب سپیکر صاحب!

بچھڑا کچھ اس ادا سے کہ رت ہی بدل گئی
ایک شخص سارے شہر کو ویران کر گیا

جس شخص نے یہاں پر آپ کی پولیس میں اصلاحات کیں، جس نے جس پولیس کو انہوں نے ایک منظم پولیس فورس بنایا، آج مجھے بڑا افسوس ہو رہا ہے کہ جب اس کی کورونا کے ذریعے وہ شہید ہوئے تو آج اس اسمبلی میں کسی نے ان پہ بات ہی نہیں کی، میں ناصر درانی صاحب کی بات کر رہی ہوں جو کہ سابق آئی جی تھے اور ان کی خدمات اس صوبے کے لئے کسی بھی ڈھکی چھپی نہیں ہیں، ایک دبنگ پولیس آفیسر، ایک دبنگ رعب دار شخصیت اور اس نے جس طریقے سے اے این پی کے دور میں اور اس کے بعد جس طریقے سے اس نے اپنی خدمات انجام دیں لیکن ہمیں افسوس ہے کہ جو چلا جاتا ہے، اس کو پھر یہاں پر یاد کرنے والا کوئی نہیں ہوتا ہے اور میں آئی جی پی صاحب کو As a Parliamentarian یہاں سے سیلوٹ پیش کرتی ہوں اس کی خدمات کو۔ (اس مرحلہ پر محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی نے مرحوم کو سیلوٹ پیش کیا) کہ اس نے جس انداز سے یہاں پر خدمات انجام دیں تو میں پوری پولیس فورس کو یہ بتانا چاہتی ہوں کہ آپ جیسے بھی ہیں ہمیں پیارے ہیں اور ہم آپ کے ساتھ ہیں ان شاء اللہ تعالیٰ، کیونکہ پولیس کی بہت زیادہ قربانیاں ہیں، تو ناصر درانی صاحب کے لئے اور میں سمجھتی ہوں کہ شہید کے لئے کوئی دعا نہیں ہوتی ہے، وہ بخشا ہوا ہوتا ہے اور پھر رمضان کے مہینے میں جو چلا جائے، وہ تو بخشا ہی ہوتا ہے۔ تو میں دعا کی ریکویسٹ بھی نہیں کروں گی کیونکہ اس ہاؤس میں اتنی بے حسی ہے۔

جناب سپیکر: ان کے لئے فاتحہ خوانی کرتے ہیں۔ لطف الرحمان صاحب! ناصر درانی صاحب کے لئے فاتحہ خوانی کریں۔

(اس مرحلہ پر سابقہ آئی جی پی خیبر پختونخوا جناب ناصر درانی (مرحوم) کے ایصال ثواب کے لئے دعائے مغفرت کی گئی)

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن اینڈ سکسشن سرٹیفکیٹس مجریہ 2021 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 08, consideration of the Khyber Pukthunkhwa, Letters of Administration and Succession Certificates Bill, 2021 in the House. Minister for Revenue, to please move that the Khyber Pukthunkhwa, Letters of

Administration and Succession Certificates Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

<u>Haji Qalandar Khan Lodhi (Minister Revenue & Estate)</u>: Thank you Mr Speaker, I wish to move that the Khyber pukthunkhwa, Letters of Administration and Succession Certificates Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is that the Khyber Pukthunkhwa, Letters of Administration and Succession Certificates Bill, 2021 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 5 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 1 to 5 of the Bill, therefore the question before the House is that Clauses 1 to 5 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 5 may stand part of the Bill. Amendment in Clause 6 of the Bill, Ms: Nighat Yasmeen Orakzai Sahiba MPA, to please move her amendment in Clause 6 of the Bill.

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: بہت شکریہ جناب سپیکر صاحب، یہ کلاز 6 ہے، کلاز 6 ہی ہے نا؟

<u>جناب سپیکر</u>: جی کلاز 6۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جی کلاز 6 میں:

I Nighat Yasmeen Orakzai MPA, to move that in Clause 6, in sub-clause (4), after the words "Urdu language", the word "leading" may be inserted.

جناب سپیکر صاحب، اس میں میں یہ درخواست کر رہی ہوں اور میں آنریبل منسٹر سے یہ درخواست کروں گی کہ میرا مطلب یہ ہے کہ یہ جو اشتہار دیتے ہیں، مطلب ہے یہ ظاہر ہے کہ ایک وصیت کے بارے میں ہے، یہ قانون کے زمرے میں آتا ہے تو میں یہ چاہوں گی کہ اس میں لیڈنگ اخبارات کا تذکرہ کیا جائے کیونکہ بعض اوقات ہمارے جو ڈمی اخبارات ہوتے ہیں، اس میں ایسے اشتہارات یا ایسی چیزیں آجاتی ہیں کہ جو ایک عام آدمی تک نہیں پہنچ سکتی ہیں اور وہ جو ہیں، وہ بس صرف مک مکا والی بات

ہوتی ہے، تو میں چاہتی ہوں کہ لیڈنگ مطلب یہ ہے کہ جو بڑے اخبارات ہیں جن کو کل ہر تھوڑی تعلیم والا بھی پڑھ سکیں اور زیادہ تعلیم والا بھی پڑھ سکیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی لودھی صاحب!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تو لیڈنگ اخبار میں یہ اشتہارات اور یہ تمام چیزیں آنی چاہیئے۔ تو اس کو پلیز میری ریکویسٹ ہوگی منسٹر صاحب سے کہ اس کو مان لیں پلیز۔

جناب سپیکر: جی لودھی صاحب!

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر مال واملاک): میں تو پہلے نگہت صاحبہ کو انتہائی Appreciate کرتا ہوں، ماشاء اللہ بہت اچھی اسمبلی میں تیاری کر کے بھی آتی ہے اور اب بل پر بھی کو نسچنز بھی لاتی ہیں، یہاں کا جو مسئلہ ہے اس میں یہ ہے کہ میں آپ کو ذرا سناتا ہوں:

"a notice to the general public shall be published on a web portal to be maintained by the authority and in one English language and one Urdu language daily newspaper of wide circulation."

تو یہ اس کا یہ تو Portal پر بھی ہے، انگلش اخبار میں بھی ہے اردو میں بھی ہے، تو لیڈنگ اخبار تو وہی ہو سکتی ہے، جو یہاں پڑھی زیادہ جائے، تو اب اس میں ہمارے جس طرح کہ ایبٹ آباد میں ہے، ہماری اخباریں مختلف ہیں "شمال" کراچی میں پڑھی جاتی ہے، پشاور میں "آج" پڑھی جاتی ہے، تو یہ تو Intention پر ہے کہ کوئی اس طرح جیسے نادرا والوں نے، اس میں ان کا کوئی مسئلہ نہیں ہے، یہ Application دیں گے تو اس میں ہی دیں گے جو بہتر اخبار ہو گی جس میں ساری چیزیں آ گئی ہیں، تو اس لئے میں ان سے ریکویسٹ کروں گا کہ اس میں ضرورت نہیں ہے کہ اس میں لیڈنگ، لیڈنگ ایک Specific کی ہو جائے گی باقی لوگ رہ جائیں گے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بات یہ ہے کہ "شمال" کی میں بات نہیں کر رہی ہوں، "غروب" کی میں بات نہیں کر رہی ہوں، میں "جنوب" کی بات نہیں کر رہی ہوں، میں دوسرے "مشرق" کی بات نہیں کر رہی ہوں، میں بات کر رہی ہوں تمام لیڈنگ اخبارات کی، جس جگہ پر اگر لیڈنگ اخبار ہے اگر وہ "شمال" زیادہ تر پڑھا جاتا ہے تو وہ کراچی میں پڑھا جاتا ہے جہاں بھی پڑھا جاتا ہے، میں نے لیڈنگ کا اگر لیڈنگ اخبارات کو یہ Insert کر دیں تو اس میں میرا خیال ہے کہ تمام لوگوں کو آسانی ہو گی پڑھنے میں بھی اور ان کے نالج کے لئے بھی کہ فلاں جگہ پر ہماری وصیت کا یہ کیس ہے، اگر اس میں کوئی شامل ہونا چاہتا

ہے، فریق بننا چاہتا ہے تو وہ اس میں شامل ہو گا Otherwise جناب سپیکر صاحب، ویسے ہی ہے کہ آپ لیجسلیشن ایک تو لاتے جب ہیں، تو وہ میری ریکویسٹ ہوتی ہے کہ کمیٹی کو بھجوایا کریں لیکن اتنی جلدی لیجسلیشن جب آتی ہے تو اس میں بھی اگر یہ وزراء صاحبان اچھی Suggestion اگر ہماری نہ مانیں، اس میں میرا تو کوئی نہیں ہے، اس میں تو یہ ہے کہ تمام خیبر پختونخوا کے لوگوں کا مسئلہ حل ہو جائے گا۔

<u>جناب سپیکر</u>: ویسے لودھی صاحب! ان کے کہنے کا مقصد یہ ہے نگہت بی بی کا کہ اور طریقہ بھی یہ ہے کہ ایک Ad لگنی چاہیئے نیشنل ایک ریجنل اور ایک پراونشل، تین طرح کے اخبارات ہوتے ہیں، ایک علاقائی ہوتے ہیں، ایک صوبائی ہوتے ہیں، ایک نیشنل ہوتے ہیں، تو اگر تینوں میں وہ لگ جائے تو پھر ہر لیول پہ وہ بات پہنچ سکتی ہے، ان کے کہنے کا یہ مقصد ہے کہ کسی کی اگر وراثت کا یا کسی اور چیز کا Ad ہے تو وہ عموماً لوگ مل ملا کے دو تین ایسے اخبارات میں دے دیتے ہیں جو ڈیڑھ دو دو سو پرنٹ ہو یا کسی ایسے علاقے سے نکلتے ہوں کہ دوسرے علاقے کے لوگوں کو پتہ ہی نہ چلتا ہو تو اس لئے کہ ان کا نقصان نہ ہو جائے۔

<u>وزیر مال واملاک</u>: سر، اس کی سیکشن ون دیکھ لیں میں ذرا اس کو بھی پڑھ لیتا ہوں:

"An application for the grant of Letter of Administration or Succession Certificate, as the case may be, shall be made to the Authority by the legal heirs."

یہ legal heirs درخواست دیں گے، اس کے بعد نادرا والے ہیں، وہ اتھارٹی ہے، وہ اس کو دے گی، اس میں ہم نے انگلش اخبار بھی دے دی ہے۔ اس میں ہم نے اردو اخبار بھی دے دی ہے، اس میں Web portal بھی دے دی ہے، تو یہ تو بڑی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر</u>: تو کافی ہو جاتا ہے۔

<u>وزیر مال واملاک</u>: تو اس میں اگر ایک Specific ہم لیڈنگ کر دیں گے تو کسی نے وہ Read کیا اور دوسرے نے، یہ تو پورے پاکستان میں پڑھ دی جائے گی، انگلش اخبار بڑی اخبار ہے، تو اس میں میرا خیال ہے اس کی ضرورت نہیں ہے، میں اس کو Oppose کرتا ہوں۔

<u>Mr. Speaker</u>: Okay, withdraw?

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب، میری بات سن لیں۔ سر، جب بھی اپوزیشن دیکھیں ایک تو پچھلے آٹھ سالوں سے ہمارا پرائیویٹ ممبر ڈے نہیں ہے۔ جب بھی اپوزیشن کوئی امنڈمنٹ لے کر آتی ہے، اس میں یہی ہوتا ہے کہ ہم نہیں مانتے ہیں۔ اب لیڈنگ اگر لیڈنگ، لیڈنگ اگر یہ Insert

کر دیں تو اس میں کیا مسئلہ ہے، کیا کوئی پیسہ مجھے ملنا ہے، کوئی پیسہ منسٹر صاحب کو ملنا ہے، کوئی پیسہ کسی اور کو ملنا ہے؟ میں تو ایک طریقے سے یہ ایک چیز لانا چاہتی ہوں کہ لوگوں کو پتہ چلے لیڈنگ کا مطلب کیا ہے؟

<u>جناب سپیکر</u>: بس وہ چیز آپ لے آئی ہیں نا، انہوں نے Refuse کر دی ہے۔ ابھی ٹائم شارٹ ہے تو-----

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: ٹھیک ہے جناب سپیکر صاحب۔

<u>جناب سپیکر</u>: تھینک یو۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: گورنمنٹ ہمیشہ ایسی لیجسلیشن-----

<u>Mr. Speaker</u>: The motion before the House is-----

(Interruption)

<u>جناب سپیکر</u>: یہ تو نہیں ہے۔ Now, the question before the House is that the original Clause 6 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Original Clause 6 stands part of Bill. Clause 7, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 7 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clause 7 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Clause 7 stands part of the Bill.

جی، اصل میں روزہ ہے نا، آپ کدھر فرنٹ لائن ہیں؟ چلیں میں موقع دیتا ہوں آپ کو۔

بابک صاحب نے بھی کہا، دیتے ہیں۔ Nighat Yasmeen Orakzai MPA, to please move her amendment in Clause 8 of the Bill. آج کل تو آپ چھائی ہوئی ہیں، روز بڑا بزنس ہوتا ہے آپ کا۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب، شکریہ پہلے آپ کہتے تھے کہ نگہت اورکزئی لڑتی جھگڑتی ہے تو میں نے کہا چلیں لیجسلیشن پہ ہی آ کے اپنی بات پوری کرتی ہوں۔

<u>جناب سپیکر</u>: اچھی بات ہے۔ آپ نے اپنی صلاحیتوں کو Constructive side پہ موڑ دیا ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: تھینک یو ویری مچ جی۔

جناب سپیکر: .Very good، ابھی کچھ دن چھٹیاں بھی کریں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: جی؟ (قہقہہ)

جناب سپیکر: ابھی کچھ دن چھٹیاں بھی کریں۔ (قہقہہ)

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: (قہقہہ) چھٹیاں۔ تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔

I, Nighat Yasmeen Orakzai, to move that in Clause 8, after the words "by the Authority", the words "may submit an appeal to the concerned Authority within fourteen days or" may be inserted.

جناب سپیکر صاحب، اس کا، اس میں میں کیا چاہتی ہوں، اس میں میں یہ چاہتی ہوں کہ جب ایک بندہ فیس ادا کر دیتا ہے وصیت کے حوالے سے یا کیونکہ یہ آپ نادرا کو دے رہے ہیں تو ایک بندہ جو ہے تو وہ اگر اپیل مطلب دائر کر دیتا ہے، اس کے بعد کیا ہوتا ہے کہ اگر ایڈمنسٹریشن اگر کوئی مطلب اس میں غلطی آ جاتی ہے یا بندہ ہے غلطی کا پتلا ہے یا خود اس سے کوئی غلطی ہو جاتی ہے تو جناب سپیکر، یہاں میں نے یہ کہا ہے کہ ہر محکمے میں اپیل کا حق جو ہے تو وہ ہے، تو اس میں میں چاہتی ہوں کہ Within fourteen days جو ہے تو وہ اپیل کا حق ان لوگوں کو اگر کوئی Mistake ہو جاتی ہے ایڈمنسٹریشن کی طرف سے یا خود جو بندہ ہے اس کی طرف سے پابندی ہے، تو میرا خیال ہے کہ یہ اچھا ہو گا کہ ایک اپیل کا حق اس کو Fourteen days کے اندر اندر دے دیا جائے گا تو اس کی اپیل سنی جائے گی اور وہ صحیح جو ہے تو اپنا کیس جو ہے Present کر سکے گا، میری یہ صرف اتنی درخواست ہے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر مال واملاک): سر، میں ان کی Suggestion اپنی جگہ ٹھیک ہے-----

جناب سپیکر: بڑے عرصے بعد بیٹنی صاحب آئے ہیں اور-----

وزیر مال واملاک: لیکن اس کی میں Oppose اس لئے کرتا ہوں کہ ان کے سامنے پڑھتا ہوں:

"Any----, may seek remedies available under any other applicable law."

یہ تو ہم نے کھلا ایک مسئلہ کہ کسی کو بھی جا سکتا ہے۔ اپیل یہ کہتے ہیں کہ اتھارٹی، اتھارٹی کو تو اپیل نہیں ہو گی اتھارٹی تو نادرا ہے، وہ اس وقت تو پھر Claim کریں گے، تو وہی چیز اس میں جو ہم نے ٹھیک کیا ہوا ہے وہی آئے گا، یہ تو ہم نے لاء کو دے دیا ہے کہ لاء میں یہ کریں اور جہاں مرضی ہو کریں اور پھر انہوں

نے دن کا جو کہا ہے Specific وہ بھی ہم نہیں کر سکتے پندرہ دن کوئی آدمی کرنے کے، کہ کسی کو پتہ بھی چلے کہ ہم نے اس کے لئے کوئی Limit نہیں رکھی۔۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: So you oppose it.

آپ Oppose کرتے ہیں؟

وزیر مال واملاک: لاء میں جا سکتے ہیں، کورٹ میں جا سکتے ہیں۔ جی Oppose کرتا ہوں۔

جناب سپیکر: لگتا ہے آپ کی اور نگہت کی اتفاق رائے نہیں ہو سکتی۔

وزیر مال واملاک: نہیں جی میری چھوٹی بہن ہے بڑی اچھی باتیں کیں لیکن یہ۔۔۔۔۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں سر، میں اس وقت اسمبلی کی، میں بات کرنا چاہوں گی یہ ایک Lighter mode میں ہے کہ میں ماں ہوں اور قلندر لودھی صاحب باپ ہیں۔

جناب سپیکر: جی؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں ماں ہوں اس اسمبلی کی اور قلندر لودھی صاحب باپ ہیں اس اسمبلی کے۔۔۔۔

جناب شوکت علی یوسفزئی (وزیر محنت وافرادی قوت): جناب سپیکر!

جناب سپیکر: جی شوکت صاحب!

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: اور یہ سارے میرے، سارے میرے بچے ہیں اور یہ سارے میری بچے ہیں بچیاں ہیں۔

وزیر محنت وافرادی قوت: جناب سپیکر! میں نے یہ کہا کہ یہ ماں ہے یہ باپ ہے، ٹھیک ہے ہم مانتے ہیں لیکن ان دونوں کا رشتہ کیا ہے؟

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: بہن بھائی کا ہے، بہن بھائی کا ہے لیکن میں جس، دیکھیں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اور یہ اسمبلی ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ دیکھیں اسمبلی ہے اور اس اسمبلی میں سب سے زیادہ سینیئر ترین جو بندے ہیں، وہ میں ہوں اور قلندر لودھی صاحب ہیں تو اس اسمبلی کے باپ وہ ہیں اور اس اسمبلی کی ماں میں ہوں مطلب آپ سب لوگ میرے چھوٹے بچوں کی طرح ہیں۔

جناب سپیکر: دیکھیں لودھی صاحب نے گھر بھی جانا ہے۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: میں عمر پہ بات ہی نہیں کرتی ہوں 70 کی ہوں 80 کی ہوں، 60 کی ہوں، 50 کی ہوں، میں سینیئر ترین ممبر ہوں اس میں کوئی شک اور دو رائے نہیں ہیں۔

جناب سپیکر: لودھی صاحب نے گھر بھی جانا ہے اس عمر میں مار نہ پڑوانا ان کو۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! بات یہ ہے کہ لودھی صاحب نے مجھے اپنے گھر کی گائے کا جو ہے ناوہ مکھن بھجوایا تھا، تو دیکھیں ہم بہن بھائی کا رشتہ اتنا پرانا۔۔۔۔

جناب سپیکر: ماشاءاللہ، بس زیادہ اس پہ بات نہ کریں۔

The question before the House is that the original Clause 8 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Original Clause 8 stands part of the Bill. Ji Nighat Bibi, amendment in Clause 9.

Ms: Nighat Yasmeen Orakzai: I Nighat Yasmeen Orakzai, to move that in Clause 9, in sub-clause (1), after the words "fee and other sums", the words "except from widows and minor children (if any)" may be inserted.

اب جناب سپیکر صاحب، اس میں ایک Widow ہے جس کے پاس کچھ بھی نہیں ہے فیس ادا کرنے کے لئے، Minor بچے ہیں، ان کے پاس اتنے پیسے نہیں ہیں کہ وہ اپنے جاکے نادرا میں جمع کرائیں یا اپنے اس آفس میں جمع کرائیں تو دیکھیں یہ تو انصاف کے نام پہ آئی گورنمنٹ ہے، غریبوں کے نام پہ آئی ہوئی گورنمنٹ ہے تمام لوگوں کو یہ ریلیف دینا چاہتے ہیں تو اس میں میرا خیال ہے کہ لودھی صاحب جو ہے میرے بھائی اس کو کم از کم مانیں گے کہ Widows جو ہیں بیوہ وہ پتہ نہیں کہاں کہاں سے قرض لے کر آئیں گی، Minor بچے جو ہیں تو کہاں کہاں سے قرض لے کر آئیں گے تو Minor بچوں کو، Widows کو اس میں سے اس فیس میں سے جو وہ جمع کرائیں گے تو اس سے نکال دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی آنریبل منسٹر صاحب، لودھی صاحب۔

حاجی قلندر خان لودھی (وزیر مال واملاک): سر، یہ ان کے۔۔۔۔

جناب سپیکر: مائیک کھولیں۔

وزیر مال واملاک: یہ سر! ٹیکس نہیں ہے یہ سروس چارجز ہیں تو سروس چارجز آدمی وہ بناتا ہے، آئی ڈی کارڈ بناتا ہے تب بھی دینے پڑتے ہیں تو یہ تو سروس چارجز ہیں بڑے Nominal سے ہیں۔ دوسری بات

یہ ہے کہ یہ ہم نے، یہ Succession certificates ہیں، یہ Needy ہے Widow کی اور Minor children کی ہیں،Minor children کی توان کی اگر، اگر فرض کیا یہ چیز نہیں کریں گے تو بڑوں کا تو انٹرسٹ ہی نہیں ہوتا وہ تو اس پر ویسے ہی Occupy ہوتے ہیں تو اگر وہ ایسا، اگر وہ اچھا آدمی ہے، ان کے بھائی اچھے ہیں،ان کے رشتہ دار اچھے ہیں تو وہ خود بخود اس کو برداشت کر لیں گے Otherwise یہ تو پڑا رہے گا، Linger on رہے گا اور پڑا رہے گا تو ان کو کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ تھوڑی سی بات ہے تو میرے خیال میں ان کو خود جانا چاہیئے کورٹ میں اور وہ Succession کا دے کے ان کو اپنا سرٹیفکیٹ لینا چاہیئے ان کی جانشینی کا،ان کی وراثت کا تا کہ In Time،اور یہ دوسرے صوبوں میں بھی پنجاب میں بھی نافذ ہے، مرکز میں بھی ہے تو اس میں یہ، یہ ٹھیک ہے جی اس میں، میں اس کو بھی Oppose کرتا ہوں، میری بہن ہے اس کی اچھی Proposal ہے لیکن اس میں قباحت کوئی نہیں ہے جو بل میں آیا ہوا ہے وہ بہتر ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر، ہمارا کام یہ ہے کہ لوگوں کے لئے آسانیاں پیدا کریں باقی گورنمنٹ کا کام ہے کہ وہ اس کو مانتی ہے نہیں مانتی ہے لیکن جیسا کہ لودھی صاحب نے کہا کہ جانشینیاں آج تو باپ بیٹوں کو مار رہا ہے جائیداد کے لئے اور بیٹے باپ کو مار رہے ہیں تو آج کل کی دنیا میں-----

<u>جناب سپیکر</u>: آپ ماشاء اللہ بڑی محنت کرتی ہیں آج کل Very good. The question before the House is that the original Clause 9 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes'-----

(Interruption)

<u>Mr. Speaker</u>: Those who are in favour of it may say 'Yes' against, may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Original Clause 9 stands part of the Bill. جب تک بیٹی صاحب چھٹی پہ تھے بڑا پر سکون تھا ہال جی۔ میں نے کہا جب تک آپ چھٹی پہ تھے بڑا سکون تھا ہال میں۔ Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 10 to 12 of the Bill, therefore the question before the House is that Clauses 10 to 12 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

<u>Members</u>: No, No.

اب میں کیاکروں اکبر ایوب صاحب اس پہ 'No' ہو گیا، اس Clause کے اوپر کاؤنٹ کریں، کاؤنٹ کریں۔

(مداخلت)

<u>جناب سپیکر</u>: جب آپ 'Yes' نہیں کریں گے تو کاؤنٹ تو کرنا پڑے گا پھر مجھے۔ جی اکبر ایوب صاحب!

<u>جناب اکبر ایوب خان (وزیر قانون)</u>: جناب سپیکر! یہ بہت ہی ایک، یہ جو آج ادھر بل آیا ہوا ہے بہت زبردست قسم کا بل ہے، اس میں پرائم منسٹر، چیف منسٹر، ان کی، یہ لوگوں کے لئے آسانی پیدا کرنے کے لئے ہے، غریب لوگوں کے لئے جو فوت ہو جاتے تھے۔۔۔۔

(مداخلت)

<u>وزیر قانون</u>: بیٹنی صاحب! میری بات سنے نا؟ اور سر، لوگوں کو عدالتوں کے دھکے کھانے پڑتے تھے یہ اس لئے کیا گیا کہ ایک Normal routine کا کیس ہے۔

<u>جناب سپیکر</u>: بات یہ نہیں ہو رہی، بات یہ ہو رہی ہے کہ اس بل کو 'Yes' تو کوئی کہے 'Yes' ہی کوئی نہیں کہتا؟

<u>وزیر قانون</u>: یار 'Yes' کہیں نا؟

<u>Members</u>: Yes.

<u>جناب سپیکر</u>: جب یہ 'Yes' (قہقہہ) جب یہ 'Yes' نہیں کہتے وہ زور سے 'No' کہہ دیتے ہیں۔

<u>وزیر قانون</u> : بیٹنی صاحب! سر، 'Yes' سر۔

<u>جناب سپیکر</u>: آج آپ کو پتہ ہے بیٹنی صاحب آئے ہوئے ہیں۔ (قہقہہ)

<u>جناب عنایت اللہ</u>: تھوڑا ہمیں سمجھا دیں کہ اس بل کے مقاصد کیا ہیں؟

<u>وزیر قانون</u>: جناب سپیکر! یہ Within three months possible نہیں ہے اس میں NADRA involve ہے، Federal Government involve ہے، Provincial Government involve ہے تھوڑا سا شاید زیادہ ٹائم لگ جائے تو اگر یہ چاہتے ہیں تو Counting کروالیں جناب۔

<u>جناب عنایت اللہ</u>: سپیکر صاحب! اس کی تھوڑی سی وضاحت تو کریں۔

<u>جناب سپیکر</u>: اس کو پاس کرنے کے بعد وضاحت کرتے ہیں جی۔

جناب عنایت اللہ: میں سر، اتنا پوچھنا چاہتا ہوں کہ منسٹر صاحب جو ہے تھوڑا اس بل کا Crux بیان کردیں، اس کی Gist کیا ہے، اس کا خلاصہ کیا ہے، اس کا Basic intend کیا ہے، حکومت اس سے کیا حاصل کرنا چاہتی ہے، کونسی ایسی Legal vacuum تھی کہ جس کی وجہ سے اس بل کو لایا گیا؟ تھوڑا Explain کریں منسٹر صاحب۔

جناب سپیکر: اکبر ایوب صاحب۔

وزیر قانون: نہیں جناب سپیکر، میں Explain کروں گا کیونکہ میں نے اس کے اوپر میٹنگز بھی کی ہیں، حاجی صاحب کو نہیں کہتے۔ جناب! Crux of the Bill is کہ خدانخواستہ کبھی کوئی فوت ہو جاتا تھا، اس کا Succession certificates لینے کے لئے تین سے چھ مہینے کبھی کبھی جناب سپیکر، ایک سال لگ جاتا تھا عدالتوں کی فیسیں دینے، نارمل جو نارمل کیس ہے جناب سپیکر، جس میں کسی کا خاندان کے اندر کسی کا جھگڑا بھی نہیں ہے، اس کے اوپر اتنا ٹائم لگ جاتا تھا اور خصوصی طور پہ اوورسیز پاکستانی، کچھ پتہ ہی نہیں چلتا تھا جناب سپیکر، اور ادھر Bogus قسم کے Succession certificates بن جاتے تھے یہ اس لئے کیا گیا جناب سپیکر، کہ یہ لوگوں کو ریلیف دی جائے Proper NADRA کے Through بلکہ میری تو اس میں جناب سپیکر، Suggestion یہ تھی کہ یہ ویلج سیکرٹری کے Through ہونا چاہیئے، میں نے جو اپنی Suggestion دی تھی لیکن اس میں پھر ٹائم لگ رہا تھا کیونکہ ویلج سیکرٹری کو جتنا پتہ ہوتا ہے گاؤں میں کون فوت ہوا ہے، اس کا چچا کون ہے، اس کا ماما کون ہے، اس کی کتنی شادیاں ہیں، اس کے بچے کتنے ہیں ابھی بھی یہ جو NADRA لے گا۔ یہ جناب سپیکر، Eventually Village Secretary سے ساری تفصیل لے گا لوگوں کے لئے آسانی پیدا ہو گی، ہاں کوئی پیچیدہ کیس ہے وہ بے شک سول کورٹ جائے لیکن Routine والے کیسز میں لوگوں کو تکلیف نہ ہو جناب سپیکر۔

Mr. Speaker: Since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 10 to 12 of the Bill, therefore the question before the House is that Clauses 10 to 12 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. Clauses 10 to 12 stand part of the Bill. Ji Nighat Bibi, amendment in Clause 13 of the Bill.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: سر! اگر اس پہ بھی اگر منسٹر صاحب مجھ سے Agree نہیں ہوتے تو یہ بہت ظلم کی بات ہو گی۔

جناب سپیکر: پھر لڑائی ہو گی۔

Ms: Nighat Yasmeen Orakzai: I, Nighat Yasmeen Orakzai, to move that in Clause 13, after the words "of this Act", the words "within three months of the enactment of this Act" may be added.

سر، اس میں میں یہ چاہ رہی ہوں کہ ہمارے پاس بہت سارے بلز آتے ہیں اور آپ یوں یوں کر کے اس کو دو دنوں میں، دو دنوں کا وقت ہوتا ہے اس میں امنڈ منٹس آتی ہیں، اس پہ نہ کوئی بحث ہوتی ہے نہ آپ جیسا کہ عنایت صاحب نے پوچھا کسی ممبر کو میرا خیال ہے پتہ نہیں ہو گا کہ یہ کیا بل تھا یا اس میں امنڈ منٹس جو آئی ہیں وہ کیا تھیں؟ لیکن میں سمجھتی ہوں جو چیزیں ہیں اب اس میں میں نے جو "Three months" لکھا ہوا ہے جناب سپیکر صاحب، میں اس پہ زور دوں گی کہ میں، بلز جو آتے ہیں اور ہوا میں اڑ جاتے ہیں، ان کی کوئی Implementation نہیں ہوتی ہے، میں نے "Within three months" حالانکہ یہ بہت زیادہ وقت ہے میں نے "Within three months" اس لئے دیا ہے کہ "Within three months" اگر یہ Implement نہ ہوا تو پھر ہم جو ہے تو اس بل کے خلاف بھی احتجاج کریں گے اور ان لوگوں کے خلاف بھی احتجاج کریں گے جو کہتے ہیں کہ ہم یہ لوگوں کی ویلفیئر کے لئے لے کر آئے ہیں، ہم لوگوں کی بہتری کے لئے لے کر آئے ہیں تو میں چاہوں گی میں نے تین مہینے کا وقت بہت زیادہ دے دیا ہے لیکن Implementation اگر تین مہینے میں نہ ہوئی تو پھر یہ کیا کریں گے کیونکہ بلز آتے ہیں اور ان کی Implementation نہیں ہوتیں، ڈرگ کی جیسے میں آپ کو بات بتاؤں ضمناً بات آ گئی ہے آپ نے کمیٹی کا اعلان کیا، عائشہ نعیم صاحبہ نے کمیٹی کے نام اکبر ایوب صاحب کو دے دیئے، وہ کمیٹی ابھی تک ڈرگ پہ جو اس کی آئیں کی تھی وہ اناؤنس نہ ہو سکی، چلڈرن جو ہے میرج بل ابھی تک، نہیں اس کا Women against the, Violence against the Women Bill ابھی تک اس اسمبلی میں نہیں ہوا، اس کے کتنے سال ہو گئے ہیں کہ اب میں اس۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: احمد کنڈی صاحب! سپلینٹری، کیا ہو گا۔ جی احمد کنڈی۔

جناب احمد کنڈی: جی سر، شکریہ۔ سر، یہ میڈم نگہت اورکزئی صاحبہ کی جو بات ہے یہ بڑی اہم بات ہے یہاں سے ہم بل پاس کر لیتے ہیں لیکن ان کے رولز سالہا سال نہیں بنتے ہیں، میری تو گزارش صرف یہ ہو گی آپ یہاں سے ایک رولنگ دیں یا آپ اپنے ڈیپارٹمنٹ یہ اپنے سیکرٹری کو یہ حکم جاری کریں کہ وہ کونسے بلز ہیں یا Acts ہیں جن کے نیچے ابھی تک سال ہو گئے اور رولز نہیں بنیں جناب سپیکر، میں آپ کو نشاندہی کر سکتا ہوں یہاں پر تقریباً چھ مہینے پہلے ہم نے فوڈ ڈیپارٹمنٹ میں اس کے علاوہ بہت سارے ایسے یہاں پہ ہم نے بل پاس کئے جس کے نیچے رولز نہیں بنتے جناب سپیکر، پھر اتنی ایکسر سائز کرنے کے لئے اتنا ٹائم ضائع کرنے کی کیا ضرورت ہے میری یہ گزارش ہے آپ سے۔

جناب سپیکر: ہم نے سارے منگوائے ہیں اس پہ ہم نے Working start کر دیا ہے۔ جی منسٹر صاحب نگہت بی بی نے جو امنڈمنٹ پیش کی، پہلے ختم ہونے دیں۔

وزیر مال و املاک: یہ انہوں نے جو تین مہینے کا ٹائم دیا ہے جی یہ ہم اس سے بھی جلدی کرنا چاہتے ہیں کیونکہ یہ فیڈرل میں بھی نافذ ہو گیا ہے، پنجاب میں بھی اور پرائم منسٹر صاحب خود اس میں بڑے Interested ہیں تو اس لئے چونکہ اس میں نادرا بھی Involve ہے، لوکل باڈی بھی ہے، ریونیو بھی، لاء ڈیپارٹمنٹ بھی ہے، ان سب سے Consultation کرنے کے بعد لیکن ہم اس کو بڑے Early کر لیں گے اور بہت ہی خصوصی اس کو تیزی سے کر رہے ہیں لیکن یہ ہے کہ ٹائم فریم نہیں دے سکیں گے کیونکہ اس میں چار ڈیپارٹمنٹس ہیں، ان سب کو بٹھانا پڑے گا اور اس میں اس کا کوئی Flaw نہ رہ جائے جی۔

جناب سپیکر: وہ ٹائم فریم نہیں دے سکتے، دیکھیں کسی بل کے اندر، یہ ہم اب جو کر رہے ہیں نا اس میں یہ ٹائم فریم آ جائے گا ہم نے سارے بلز منگوالیے ہیں اسمبلی میں جن کے اوپر نہیں ہوئی ہے ابھی تک، تو یہ بھی ان کا اپنا کام ہے نا، ہر منسٹر کا اپنا کام ہے کہ جن کا جو بل پاس ہے وہ اس کے رولز بنوائیں، جو نہیں بنوائیں گے اب ہم یہاں اسمبلی کو بلوا کے ان پر پھر دباؤ ڈال رہے ہیں ان ڈیپارٹمنٹ کے اوپر کہ ان کے اوپر کریں۔۔۔۔

(مداخلت)

Mr. Speaker: Thank you, thank you, Nighat Bibi! Thank you. The question before the House is that the original Clause 13 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Original Clause 13 stands part of the Bill, Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون بابت خیبر پختونخوا لیٹرز آف ایڈمنسٹریشن اینڈ سکسشن سرٹیفکیٹس مجریہ 2021 کا پاس کیا جانا

Mr. Speaker: 'Passage Stage': Minister for Revenue, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Letters of Administration and Succession Certificates Bill, 2021 may be passed.

Haji Qalander Khan Lohdi (Minister for Revenue): Mr. Speaker, I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Letters of Administration and Succession Certificates Bill, 2021 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Letters of Administration and Succession Certificates Bill, 2021 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

جب ہم بل پاس کرتے تھے تو ہم ڈیسکس بجایا کرتے تھے۔ میں نے کہا کہ جب ہم بل پاس کیا کرتے تھے ہم ڈیسکس بجایا کرتے تھے۔

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا سول سرونٹس مجریہ 2021 کا زیر غور لایا جانا

Mr. Speaker: Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Mr. Akbar Ayub Khan (Minister for Law): Mr. Speaker Sir, I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants (Amendment) Bill, 2021 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clause 1 of the Bill, therefore, the question before the House is that

Clause 1 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clause 1 stands part of the Bill.

پھر نگہت یاسمین اورکزئی، یار خدا کے لئے نگہت بی بی! بس کرو، ان کو Propose کرتے ہیں ایڈوکیٹ جنرل لگادیں اس صوبے کی، کیا خیال ہے۔ Miss Nighat Yasmeen Orakzai MPA, to please her amendment in Clause 2 of the Bill.

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تھینک یو جناب سپیکر صاحب، اس کے لئے ایک شعر کہوں گی:

کہ وہ جہاں بھی گیا لوٹا تو میرے پاس آیا
بس یہی بات ہے اچھی میرے ہرجائی کی

جناب سپیکر صاحب، اس بل پہ بات کرنا چاہ رہی ہوں یہ میں نے اس بل کے لئے کہا ہے کہ جناب سپیکر صاحب، جب آپ یہ بل پاس کر رہے تھے اس اسمبلی سے، جب یہی منسٹرز صاحبان جب بل پاس کر رہے تھے تو اس وقت اپوزیشن نے بڑا رولا ڈالا اور انہوں نے کہا کہ جی اس کو نہ چھیڑیں، اس کو سروس کے ذریعے، وہی Service Act رہنے دیں۔ آپ نے کہا نہیں جی نہیں جی ہم 63 کرنا چاہ رہے ہیں۔ اپوزیشن نے کہا کہ 60 کریں۔ اس کے بعد جناب عالیٰ چونکہ آپ میجارٹی میں ہیں 63 ہو گیا۔ پھر اس کے بعد ہائی کورٹ چلے گئے۔ ہائی کورٹ نے آپ کو کہا، میں پورا تاکہ پتہ لگے کہ میں نے یہ بل پڑھا ہے اور میں اس کے بارے میں جانتی ہوں تو پھر آپ لوگ ہائی کورٹ چلے گئے پھر اس کے بعد سپریم کورٹ چلے گئے پھر آپ نے جو ہے تو آج پھر اسی کو لے کے آگئے کہ 60 Years ہونے چاہیئے۔ میری امنڈمنٹ جو ہے وہ اس بات پہ ہے کہ جناب سپیکر صاحب، آپ کے کے پی کے میں موو کرتی ہوں پھر اس کے بعد میں آپ کو بتاتی ہوں کہ یہ کس لئے امنڈمنٹ ہے۔

I, Nighat Yasmeen Orakzai, MPA to move that in Clause 2, in the proposed Section 13, in sub-section (2), comma and the words ",whichever is later" may be deleted.

سر، اس کا مطلب یہ ہے کہ ایک شخص ہے، آپ نے وہ 60 سال کو بھی وہ کر لیا۔ میں چاہتی ہوں کہ وہ پرانے والا سروس ایکٹ یہاں پہ آجائے جس میں اب ایک بچی ہے جو پندرہ سال کی عمر میں پڑھانے کے لئے لگ جاتی ہے۔ آپ نے یہاں پہ کہا ہے کہ 25 سال اس کی مطلب وہ ریٹائرمنٹ کی، مطلب اس کا جو ہے سروس کی Completion ہو گی اور 55 سال اس کی ہو گی۔ اب بعض بچیاں جو ہیں وہ پندرہ سال کی

عمر میں سولہ سال، سترہ سال میٹرک کے بعد وہ ٹیچرز میں آ جاتی ہیں بعض جو ہیں تو وہ ورکرز، ہیلتھ ورکرز کے طور پہ آ جاتی ہیں۔ سب سے زیادہ نقصان اس میں خواتین کو ہو گا۔ میری آپ سے درخواست یہ ہو گی کہ 55 کی قدغن کو ہٹائیں کیونکہ ایک بندہ جو ہے وہ پچیس سال اپنے years 42 میں پورے کر لیتا ہے۔ ایک بندہ اپنے years 45 میں پورے کر لیتا ہے آپ 55 کو کیا قدغن لگا رہے ہیں کہ آپ years 55 نہیں آپ نے جاب کرنی ہی کرنی ہے جبکہ اس کا پچیس سال پورا ہو چکا ہے۔ جب اس کے پچیس سال پورے ہو جاتے ہیں تو آپ اس کو فارغ کریں اس طریقے سے Job opportunity بھی آپ کو جو ہے تو ملی گی وہ ریٹائرمنٹ لینے کا حقدار بھی ہو گا۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: تو جناب سپیکر صاحب، اس سے آپ کو بہت زیادہ فائدہ ہو گا۔ جیسے آپ پہلے دلیلیں دیتے تھے years 63 پہ، وہ اب Basically اس میں آپ کو فائدہ ہو رہا ہے۔

جناب سپیکر: جی منسٹر صاحب۔

وزیر قانون: جناب سپیکر، Personally میں خود ابھی بھی 63 کے حق میں ہوں لیکن فیصلہ حکومتوں میں ایک آدمی کی فرمائشوں پہ نہیں ہوتا یہ Collective wisdom کے ساتھ ہوتا ہے۔ میں تو سمجھا کہ آج تو بڑے ڈیسکس بجیں گے اپوزیشن کی طرف سے جی۔ ان کا ڈیمانڈ تھا کہ 60 کریں اس وقت، ہم اس کو واپس 60 پہ لے آئے ہیں۔ جناب سپیکر، اس کے پیچھے ہسٹری ہے، وہ ہم نے کیا پھر کورٹ میں گئے پھر ہائی کورٹ سے ہارے۔ سپریم کورٹ گئے سپریم کورٹ نے واپس Remand کر دیا۔ اس کے اوپر جناب سپیکر، ایک Third process start ہوا۔ خصوصی طور پہ جو ہمارے پی ٹی آئی کا کور جو ہے یوتھ ہے، اس کی طرف سے کافی Resistance آئی حالانکہ ایسی بات نہیں تھی کہ اس میں لیکن ان کو یہ اندازہ ہوتا تھا کہ جی میرا حق مارا جا رہا ہے پھر جناب سپیکر، دو سب بڑے جو Employers ہیں اس صوبے کے ایجوکیشن اینڈ پولیس تو انہوں نے بھی، جب ان کی رائے لی گئی تو پولیس والوں نے کہا جی 63 ہمیں Suit نہیں کرتا سروس اس قسم کی ہے۔ ایجوکیشن کی طرف سے انہوں نے کہا جی خواتین پاکستان میں جیسے آپ کو پتہ ہے ماشاء اللہ نگہت اورکزئی صاحبہ تو بہت Fit ہیں لیکن 63 میں جا کے خواتین کے لئے مسائل ہو جاتے ہیں جناب سپیکر۔ تو جناب سپیکر، یہ امنڈمنٹ جو لا رہی ہیں بالکل اس سے ہم اتفاق نہیں کرتے۔ جناب سپیکر، جس طرح یہ کہہ رہی ہیں جی کہ اٹھارہ سال کے عمر میں کوئی بھرتی ہوتا ہے اور 43 میں ریٹائر

ہوتا ہے تو جناب سپیکر، وہ جب 43 میں ریٹائر ہو گا تو وہ پنشن بھی لے گا اور ساتھ ہمیں ایک اور Employee کو Employee کرنا پڑے گا مطلب ہمیں دو تنخواہیں دینی پڑیں گی جناب سپیکر، اس میں Billion of rupees کی Implications ہیں۔ ہمارے اس 25 اور 55 کے بعد پنجاب نے بھی یہ Adopt کر دیا جناب سپیکر، اور اس Later کو اگر ختم کر دیں تو اس کا وہ بل لانے کا جناب سپیکر، فائدہ ہی کوئی نہیں ہے۔ Main چیز جو ہے 60 Years والی ہے جناب سپیکر، اس کو ہم Reverse کر دیں۔

<u>جناب سپیکر</u>: ٹھیک ہے۔

<u>محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی</u>: جناب سپیکر صاحب، منسٹر صاحب کی بہت زیادہ تعریفیں ہو رہی ہیں۔ جب دو پرسنٹ سے چار پرسنٹ کا کوٹہ میں نے Disable کے لئے جو کہ وزیر اعلیٰ نے خود اعلان کیا تھا تو اس میں مجھے شوکت یوسفزئی صاحب نے یہ جواب دیا تھا، میں نے پنجاب کا بھی حوالہ دیا تھا اور میں نے آپ کو انڈیا کے پنجاب کا حوالہ بھی دیا تھا۔ تو جب وہاں پہ 5% ہے کوٹہ Disabled کا، تو یہاں پر پھر میری وہ قرارداد کیوں انہوں نے ڈیفر کی؟

<u>جناب سپیکر</u>: چلیں آگے چلیں اب۔ The question before the House is that the original Clause 2 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Original Clause 2 stands part of the Bill. Clauses 3 & 4 of the Bill, since no amendment has been proposed by any honourable Member in Clauses 3 & 4 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 3 & 4 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

<u>Mr. Speaker</u>: The 'Ayes' have it. Clauses 3 & 4 stand part of the Bill, Preamble and Long Title also stand part of the Bill.

مسودہ قانون (ترمیمی) بابت خیبر پختونخوا سول سرونٹس مجریہ 2021 کا پاس کیا جانا

<u>Mr. Speaker</u>: 'Passage Stage': Minister for Law, to please move that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants (Amendment) Bill, 2021 may be passed.

Minister for Law: Thank you. Mr. Speaker Sir, I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants (Amendment) Bill, 2021 may be passed.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Civil Servants (Amendment) Bill, 2021 may be passed? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is passed.

تحریک التواء

Mr. Speaker: 'Adjournment Motion': Mr. Ahmad Kundi MPA, to please move his adjournment motion No. 283 in the House, Ahmad Kundi Sahib.

جناب احمد کنڈی: شکریہ سپیکر صاحب۔ اسمبلی کی معمولی کی کارروائی روک کر مفاد عامہ کے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلے پر تفصیلی بحث کی اجازت دی جائے اور وہ یہ کہ وفاقی حکومت نے Ex-FATA اور بلوچستان کے ہونہار طلباء کے لئے ایک پانچ سالہ منصوبہ "Provision of Higher Education Opportunities for the Students of Ex-FATA & Balochistan" کے نام سے شروع کیا تھا۔ اس منصوبے کی فنڈنگ HEC نے کی اور PMDC کے تھرو ان طلباء کے لئے ملک بھر کے میڈیکل کالجز میں تقریباً 265 سیٹیں مختص کی گئی تھیں جس پر پچھلے تین سال عملدرآمد ہوتا رہا۔ تاہم اس سال PMDC کو PMC میں تبدیل کرنے کی وجہ سے مذکورہ سیٹیں کم کر کے 29 کر دی گئیں جو کہ Ex-FATA اور بلوچستان کے طلباء کے ساتھ سراسر ناانصافی اور زیادتی ہے۔ لہذا اس تحریک التواء کو تفصیلی بحث کے لئے منظور کیا جائے اور اس پر سیر حاصل گفتگو کی جائے۔

جناب سپیکر: کامران بنگش صاحب۔

جناب کامران خان بنگش (مشیر وزیراعلیٰ برائے اعلیٰ تعلیم و اطلاعات): تھینک یو مسٹر سپیکر۔ احمد کنڈی صاحب نے بڑا Pertinent issue اٹھایا اس کے اوپر Recently بہت زیادہ Confusion چلی ہے میڈیا میں بھی، Erstwhile FATA کے سٹوڈنٹس میں بھی، تو یہ چاہتا ہوں کہ یہ ڈسکشن کے لئے Next session کے Approve ہو جائے۔

Mr. Speaker: The question before the House is that the adjournment motion, moved by the honourable Member, may be admitted for

detailed discussion? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Adjournment motion is admitted for detailed discussion.

توجہ دلاؤ نوٹس ہا

Mr. Speaker: 'Call Attention': Shahida Waheed Sahiba MPA, to please move her call attention notice No. 1687 in the House.

محترمہ شاہدہ: شکریہ جناب سپیکر صاحب۔ میں وزیر محکمہ بلدیات کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتی ہوں، وہ یہ کہ پورے صوبے میں خاص کر مردان میں لینڈ مافیا نے زمینوں پر قبضہ کر کے اس پر غیر قانونی ہاؤسنگ سوسائٹی بنا رہی ہے اور زمینوں کے مالکان عدالتوں کے چکر لگا رہے ہیں۔ یہ سوسائٹیاں غیر قانونی ہیں اور معصوم عوام کو بے وقوف بنا کر کروڑوں روپے کا فراڈ کر رہی ہیں اور عوام کو اپنی جمع پونجی سے محروم کر رہی ہیں۔ اس سلسلے میں ضلعی انتظامیہ اور ٹی ایم اے بالکل خاموش ہے جس کی وجہ سے غیر قانونی کاروبار مزید فروغ پا رہا ہے۔ حکومت لینڈ مافیا کے لئے عملی اقدامات اٹھائے تاکہ عوام مزید نقصان سے بچ سکیں۔

جناب سپیکر صاحب، چې د دې کومې کالونئ چې جی زه دلته خبره کوم دا غیر قانونی کالونی ده، لکه زمکې د دوئ سره دی، د دوئ هیڅ قسم دغه ورسره نشته انتقال نشته او د هغې باوجود د دوئ سره نه این او سی ورته ملاؤ شوې ده او په هغې باندې دوئ غیر قانونی سوسائټی جوړوی، برابر پکښې پلاټونه خرڅیږی چې څوک ئې ترې واخلی هغوی ته قبضې ملاویږی د هغې باوجود هر قسم تعمیراتی کارونه پکښې کیږی، خلقو له قبضې ورکړے کیږی۔ مونږه هر قسم شکایت کړے دے ډی سی ته، کمشنر ته، لوکل ګورنمنټ ته، ټی ایم اے ته چې د قبضه مافیا خلاف سرکاری کارروائی اوشی خو داسې ښکاری چې د دې لینډ مافیا سره د سرکاری اهلکارو مرسته ښکاره ثبوت دے۔ زه جناب سپیکر صاحب، یواځې زما زمکه نه بلکه په ټوله کے پی کښې دا لوبه روانه ده۔ لهذا زه تاسو ته ریکویسټ کوم چې په دیکښې د ان کوائری کمیټی جوړه شی او مونږه سره د انصاف اوشی۔ ډیره مهربانی جی۔

Mr. Speaker: Ji Honourable Minister for Local Government.

جناب اکبر ایوب خان (وزیر قانون): جی شکریہ جناب سپیکر۔ جناب سپیکر، یہ جو شاہدہ بی بی نے جو معاملہ اٹھایا ہے، ان کے عزیز تھے، انہوں نے میرے ساتھ فون پہ بات کی پھر ان کے عزیز میرے پاس آئے تھے، ان کے سامنے میں نے ڈی ایم او کو، میں نے اور سیکرٹری صاحب نے دونوں نے بڑی سختی سے Warn کیا ہے۔ جناب سپیکر، یہ جو Illegal Housing Societies ہیں اس میں چند قسمیں ہیں کچھ Totally illegal ہیں جو جناب سپیکر، لوگوں نے زمینیں قبضہ کر کے بنائی ہوئی ہیں اور کچھ ایسی ہیں جنہوں نے Apply کیا ہوا ہے لیکن ان کے اندر کوئی نہ کوئی ایسی چیزیں رہتی ہیں جس کی وجہ سے وہ Approve نہیں ہو رہی ہیں۔ جناب سپیکر، ہر ہفتے پرائم منسٹر صاحب خود اس مسئلے کے اوپر چیئر کرتے ہیں جناب سپیکر، میٹنگ۔ اس کے اندر جناب سپیکر، جتنی بھی Illegal Housing Societies ہیں سب کے اوپر ایف آئی آرز کاٹی جا چکی ہیں۔ یہ مردان والے کے اوپر 5 اپریل کو ڈی پی او کو خط لکھا گیا کہ اس کے خلاف بھی جو خصوصی یہ کیس ہے اس کے اوپر بھی ایف آئی آر کاٹی جائے۔ تمام Illegal Housing Societies کو، SNGPL اور PESCO کو کہہ دیا گیا ہے کہ کوئی ان کو بجلی کا یا گیس کنکشن نہیں دیا جائے گا، ہر قسم کی کارروائی کی جائے گی جناب سپیکر، اور لوگوں کے رائٹ کو تحفظ دیا جائے گا۔ New modern by-laws for Hosing Societies جناب سپیکر، وہ بھی جلد کابینہ میں Next میں آ جائیں گے اور اس اسمبلی کے اندر بھی وہ آ جائیں گے اور ان کو خود میں نے، کیبنٹ کمیٹی ایک بنائی تھی سی ایم صاحب نے ان کو خود میں نے Personally supervise کر کے بنایا ہے لیکن جناب سپیکر، شاہدہ بی بی کو میں یہ تسلی دینا چاہتا ہوں کہ Illegal Housing Society جہاں بھی ہوں گی کوئی کتنا ہی Influential نہ ہو، یہ بالکل صحیح کہہ رہی ہیں یہاں Mafias involve ہیں جتنا بھی زورآور آدمی ہو گا اس کے ساتھ کسی قسم کی رعایت نہیں برتی جائے گی جناب سپیکر، یہ میں On the flour of the House کہہ رہا ہوں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: تھینک یو۔

وزیر قانون: اور چیف منسٹر صاحب کی بھی یہی Commitment ہے۔

Mr. Speaker: Mir Kalam Khan MPA, to please move his call attention notice No. 1695 in the House, Mir Kalam Khan.

جناب میر کلام خان: تھینک یو۔ جناب سپیکر، میں وزیر برائے محکمہ امداد، بحالی و آبادکاری کی توجہ ایک اہم مسئلے کی طرف مبذول کرانا چاہتا ہوں، وہ یہ کہ صوبے کے ہر مکتبہ فکر کے لوگ احتجاج پہ بیٹھے ہیں۔

شمالی وزیرستان کی اتمانزئی قوم بازاروں، بارگینوں اور گھروں کے معاوضوں کے لئے اکثر احتجاج کرتے ہیں۔یوماسید جنوبی وزیرستان میں گھروں کی معاوضوں کے لئے ٹانک میں یا بیٹنی، یووزیروانا میں معاوضے کے لئے اکثر احتجاج پر ہوتے ہیں۔ سرکاری ملازمین نرسز، ڈاکٹرز، ٹیچرز، ریٹائرڈ ملازمین، ٹرانسپورٹرز، ضم اضلاع کی پولیس، پولیٹکل محرر، سٹوڈنٹس اوراس طرح ہر شعبے کے لوگ احتجاج پر مجبور ہیں۔اس لئے صوبائی حکومت کواپنی پالیسی پر نظرثانی کی ضرورت ہے تاکہ لوگوں کے مسائل بروقت حل ہوسکیں۔

جناب سپیکر، یہ کال اٹینشن اس لئے میں نے لایا ہے کہ ایک تو یہ ہے کہ پورے صوبے میں اکثر جب ہم آتے ہیں تو اس چوک میں اکثر لوگ احتجاج پر بیٹھے ہوتے ہیں۔ دوسری طرف Merged districts کے حوالے سے اگر دیکھا جائے جناب سپیکر، کہ نارتھ وزیرستان کے لوگ وہاں پہ ہمارے وہ جو میر علی کو معاوضہ ملا ہے لیکن Leftover اس کے بھی باقی ہیں۔ میرانشاہ کے دکانداروں کے اربوں روپوں کا معاوضہ باقی ہے اور ہمارے بہت سارے بازار دتہ خیل بازار، دیگان بازار، غلام خان بازار اور بارگین ایسوی ایشن یہ بہت سارے لوگ نارتھ وزیرستان میں اوراس کے باہر Merged districts کے اسلام آباد میں تقریباً ایک مہینے سے ہمارے سٹوڈنٹس نے بھوک ہڑتالی کیمپ لگایا ہے، لاہور میں گورنر ہاؤس کے سامنے بھی۔۔۔۔

<u>جناب سپیکر:</u> آپ کا پوائنٹ آگیا۔ Who will respond؟

<u>جناب میر کلام خان:</u> تھینک یو۔

<u>جناب سپیکر:</u> اکبر ایوب صاحب۔

<u>وزیر قانون:</u> جی جناب سپیکر، کلام بھائی کی طرف سے Basically Suggestions ہیں ان کی کہ ان لوگوں کے مسائل حل کئے جائیں۔ یہ پہلی رمضان کو جناب سپیکر، میں اور وزیراعلیٰ صاحب کی ہدایت پہ کامران بنگش صاحب ہم اسمبلی کے باہر ہمارے Mehsud tribe کے بھائی بیٹھے ہوئے تھے۔ ہم ان کے پاس گئے ہیں کچھ پولیس والے لوگ بیٹھے ہوئے تھے، ان کے پاس گئے ہیں، وزیراعلیٰ صاحب سے ملاقات کرائی ہے، رمضان میں ہمارا دل نہیں تھا کہ وہ لوگ بے چارے ادھر بیٹھ کے خوار ہوں، ہم نے ان کو گھر بھیجا ہے۔ جناب سپیکر، اس میں یہ ہے کہ ہم ان کو Payment دیں گے۔ Billion of rupees کی جناب سپیکر، Payment ہوچکی ہیں۔ اب تک Seventeen thousand, six hundred and eighty eight میں نارتھ کی بات کررہا ہوں گھروں کا سروے مکمل کیا جاچکا ہے۔

پندرہ ہزار آٹھ سو بارہ گھروں کے معاوضے کی منظوری دی جاچکی ہے جبکہ پندرہ ہزار تین سو گھروں کے چیکس جاری کئے جاچکے ہیں۔ چند علاقوں میں کچھ ٹی ڈی پیز ابھی تک واپس نہیں آئے جناب سپیکر، وہ جیسے ہی واپس آئیں گے، ان کا سروے کر کے ان کو بھی دیا جائے گا ان شاء اللہ۔ بازار جناب سپیکر، میں خود اس کمیٹی میں تھا جس میں ہم نے میر علی اور میرانشاہ کے بازاروں کی جناب سپیکر، ہم نے ان کو Compensation دلوائی ہے۔ جنوبی وزیرستان کے ایک لاکھ تین سو گھروں کا سروے مکمل کیا جاچکا ہے جبکہ 61167 گھروں کے معاوضے کی منظوری دی جاچکی ہے جبکہ 43000 گھروں کے چیکس جاری کئے جا چکے ہیں اور Ex-FR Tank کا انہوں نے ذکر کیا ہے جناب سپیکر، اس میں مجھے جواب یہ دیا گیا ہے یہ Citizen Laws Compensation Programme میں شامل نہیں ہیں۔ تو اس کے اوپر ہم دیکھ لیں گے کہ وہ شامل، جناب سپیکر! یہ جس طرح بات کر رہے ہیں میرے بھائی بیٹنی صاحب دونوں ہاتھوں سے ہاتھ اٹھا رہے ہیں یہ اتنا آسان مسئلہ نہیں ہے یہ بہت پیچیدہ مسئلہ ہے Merged districts کا، ادھر بہت بڑی حد تک جناب سپیکر، تباہی ہوئی ہے۔ یہاں ایک جنگ جاری رہی ہے باقاعدہ کتنے سال، تو ایک Right direction میں گورنمنٹ چل رہی ہے اور ان شاء اللہ Step by step اور فنڈز کے بھی پرابلم ہیں جناب سپیکر۔ میں بیٹنی صاحب کو کہوں گا کہ مولانا فضل الرحمان صاحب کو کہیں مہربانی کر کے وہ بڑے دوست ہیں زرداری صاحب کے، ان کو ریکویسٹ کریں کہ وہ تین پرسنٹ اپنے حصے کا بھی ذرا فاٹا کا وہ این ایف سی میں سے دے دیں، یہ سب دوستانے بیٹھے ہوئے ہیں جناب سپیکر۔ یہ تو ابھی تازہ تازہ لڑائی ہوئی ہے تو یہ پھر ویسے راضی ہونے جا رہے ہیں۔ تو بیٹنی صاحب یہ ریکویسٹ آپ تو مولانا صاحب کے میں لطف الرحمان صاحب کو نہیں کہتا ہوں میرے بزرگ ہیں، میں اس لئے آپ کو کہہ رہا ہوں بیٹنی صاحب کو کہ جناب سپیکر، جیسے جیسے یہ مجھے پتہ ہے جناب سپیکر، جس طرح وزیر اعلیٰ صاحب اسلام آباد جا کے ہمیشہ سب سے پہلا ایجنڈا پوائنٹ ان کا ہوتا ہے کہ Merged districts کا فنڈ ہمیں دیا جائے، Merged districts کے فنڈز ہمیں دیئے جائیں تاکہ ہم نے جو وعدے کئے ہوئے ہیں وہ مکمل کئے جائیں اور وزیر اعظم صاحب بھی ادھر جتنی دفعہ آئے ہیں جناب سپیکر، کئی دفعہ میٹنگز میں آپ بھی بیٹھے ہوئے ہیں، وہ میرا خیال ہے ان میٹنگز کا 70% حصہ Merged districts کے اوپر لگاتے ہیں اور ان کی ہدایات ہوتی ہیں کہ ان لوگوں کے مسائل کو حل کریں جتنا جلد از جلد ہو سکے۔ تو کلام بھائی اگر کوئی Specific issues ہیں ہم بیٹھ کے ان شاء اللہ ان کو مزید ڈسکس کریں گے آپ بات کریں۔

جناب سپیکر: جی بیٹنی صاحب۔

جناب محمود احمد خان: تھینک یو جناب سپیکر صاحب۔ میں آپ کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں اور جناب اکبر ایوب صاحب کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جو میر کلام صاحب توجہ دلاؤ نوٹس لا چکے ہیں اس میں میں خالی دو باتیں کروں گا کہ Bettani Tribe جو Ex-FATA جنڈولا کی انہوں نے بات کی ہے یہ جو کہہ رہے ہیں سر، ادھر جو پہلے بازار جو جنڈولا بازار تھا، مارکیٹ پہلے، پہلے اس کو مسمار کر دیا تھا پھر گھروں کو کیا تھا لیکن وہ پالیسی کے اندر نہیں آرہے۔ ہم یہ ریکویسٹ کرتے ہیں کہ Policies Cabinet میں یہ لے جائیں، سیفران کمیٹی نے بھی Minutes issue کئے تھے کہ اس کو کیبنیٹ میں لے جائیں ہم یہ نہیں کہہ رہے ہیں کہ خوامخواہ آپ پہ ہم زور ڈال رہے ہیں بوجھ لیکن ہم یہ ریکویسٹ کر رہے ہیں کہ ان لوگوں کے ساتھ بھی جس طرح باقی لوگوں کو ایک ساتھ جو سہولت دے رہے ہیں، ان قوم کو بھی دے دیں جوان کے بازار گرے ہیں جن کے گھر گرے ہیں تو یہ کیبنیٹ میں آپ لے جائیں تاکہ Approval ہو جائے باقی پیسے آہستہ آہستہ جو بھی قانون کے مطابق، جو بھی پالیسی ہے، اس کے مطابق آئیں گے۔ یہ ریکویسٹ ہے کہ کیونکہ ان لوگوں نے پندرہ دن جنڈولا میں دھرنا دیا تھا، بیس دن انہوں نے ڈی آئی خان میں بھی دھرنا دیا تھا اس وعدے پہ میں خود تین دفعہ سیکرٹری صاحب کے پاس گیا ہوں انہوں نے کہا یہ سمری جو Approve ہوئی ہے، یہ کیبنیٹ کے پاس جائے گی تب یہ پالیسی میں آئیں گے ہم یہ ریکویسٹ کرتے ہیں منسٹر صاحب کو کہ اس کو کیبنیٹ میں آپ موو کر دیں۔

جناب سپیکر: جی میر کلام صاحب! آپ کا پوائنٹ آف آرڈر تھا۔

جناب میر کلام خان: تھینک یو سپیکر صاحب۔ میں یہ کہنا چاہتا ہوں کہ یہ ریلیف جو سٹینڈنگ کمیٹی ہے میرے خیال میں ابھی تک اس کا میٹنگ بھی نہیں ہوا ہے، اگر اس کو اس کے حوالے کیا جائے تو اس میں یہ بیٹنی صاحب کے اور یہ میں یہ نہیں کہتا کہ کام نہیں ہو رہا ہے کام بالکل ہو رہا ہے اس پہ لیکن اس پہ تفصیلاً وہاں پہ بات ہو سکے گی جہاں پہ مسئلہ ہے اس کے لئے وہاں ہم ایک حکمت عملی بھی بنائیں گے سپیکر صاحب، تھینک یو۔

جناب سپیکر: جی عنایت اللہ خان صاحب۔

جناب عنایت اللہ: جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ یہ بڑا Important issue ہے میں آپ سے ڈسکس بھی کر چکا ہوں جو آئین کا، Constitution کا آرٹیکل 27 ہے، وہ Services of

Quota reserve کے لئے Classes اور Areas کے لئے اور صوبوں کے لئے میں Pakistan
کرتا ہے اور 1973 کا Constitution جب پاس ہوا ہے تو اس میں لکھا تھا کہ چالیس سال تک یہ Intact
رہے گا اور یہ 2013 کے اندر Expire ہوا ہے اور میں یہ پورا آرٹیکل 27 تو Readout نہیں کر سکتا لیکن
میں صرف اتنا بتانا چاہتا ہوں کہ یہ Act illegality ہے، اس کو اب Cover کرنے کی ضرورت ہے اور
میرا خیال ہے ہمارا یہ صوبہ ہماری یہ جو صوبائی اسمبلی ہے اس سے ایک قرارداد ہم پاس کریں، وہ قرارداد میں
نے Draft کیا ہے اور مرکز کو Recommend کریں گے کہ Constitution کے اندر امنڈمنٹ
کریں اور اس کو مزید بیس سال کے لئے Extend کیا جائے کیونکہ اس کو اگر کسی Stage پہ کوئی Raise
کرے گا تو جو ہمیں اس وقت Services of Pakistan کے اندر صوبوں کو یا مختلف Deprived اور
Marginalized areas کو جو کوٹہ مل رہا ہے وہ پھر نہیں ملے گا اور یہ 2013 Constitutionally
کے اندر یہ Provision expire ہو چکی ہے، یہ چالیس سال کے لئے تھی۔ میں یہ چاہتا ہوں کہ مزید
بیس سال کے لئے ہم یہاں سے قرارداد پاس کریں کہ اس کو Constitution کے اندر امنڈمنٹ کر کے
Extend کیا جائے اس پہ سارے لوگ Agree کریں گے یہ کوئی Controversial issue نہیں ہے
میرا خیال ہے اس میں تقریباً سب Agree کریں گے لیکن ایک Constitutional issue ہے،
Legal issue ہے تو اس لئے اس کو Takeup کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: آپ گورنمنٹ کے ساتھ بیٹھ کے نا تو ایک تیار کر لیں پھر آئندہ کسی وقت پیش کر لینا۔

جناب عنایت اللہ: قرارداد میں نے تیار کی ہے اور یہ میں اس کو حوالہ کرتا ہوں وہ اس پہ اس کو پڑھیں۔

محترمہ نگہت یاسمین اورکزئی: یہ قرارداد آج ہی لے آتے ہیں۔

جناب سپیکر: آج کوئی چیز نہیں ہو رہی میں نے کہاں آپس میں کر کے آئندہ ایجنڈے پہ آئے گی آج نہیں
ہو رہی۔ The sitting is adjourned till 10:00 am Friday, 23rd April۔

(اجلاس بروز جمعة المبارک مورخہ 23 اپریل 2021ء صبح دس بجے تک کے لئے ملتوی ہو گیا)